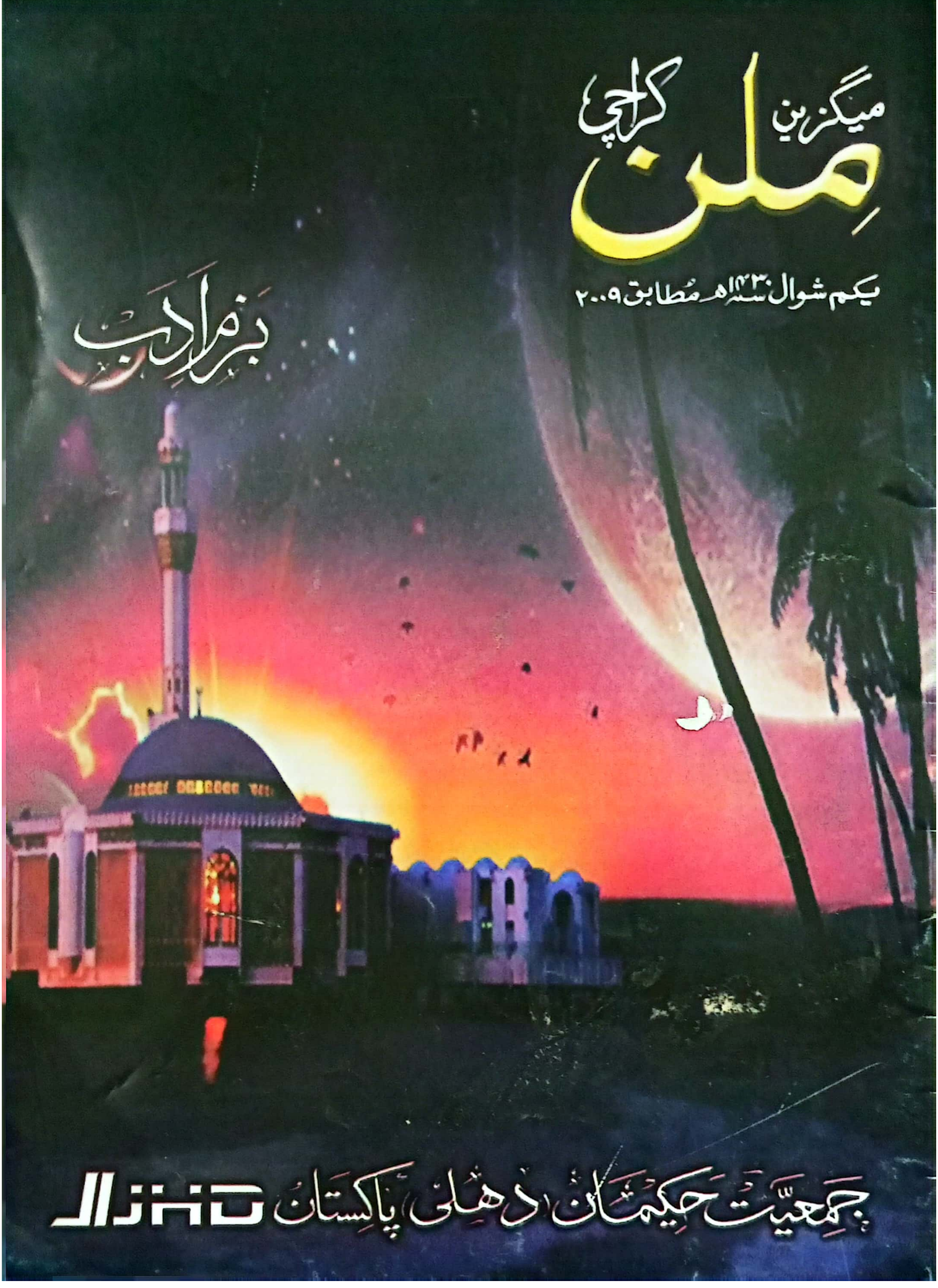

Scanned with CamScanner

مِلن میگزین

مِلن میگزین کراچی ۲۰۰۹ مطابق یکم شوال ۱۴۳۰ھ

یہ میگزین بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا

مدیر: .... محمد عدیل .... نائب مدیر: .... انوار احمد قریشی

معاونین: .... شکیل احمد ☆ فہد متین ☆ محمد طلحہ

کمپوزنگ / گرافکس: .... سلمان علی خان .... پرنٹرز: .... پرنٹنگ اسپیس 0300-2317396

فہرست مضامین

اداریہ 3

پیغام عید (انوار احمد قریشی) 4

پیغام عید (شیخ روشن اختر) 6

پیغام عید (چودھری محمد مبین، چودھری انیس احمد شیخ) 9

قوم سے گزارش (شیخ محمود احمد) 10

بزم ادب الیکشن 2009ء 11

اراکین بزم ادب کمیٹی 2009ء 12

بزم ادب کی تاریخ 17

استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب 18

قومی حال، قوم کے عظیم شاعر 19

زکوٰۃ ایک جائزہ 20

عید، تنہائی 21

ماں کی دعا 22

پیاری ماں 23

مردم شماری کی ضرورت کیوں! 24

فنڈ ریزنگ کمیٹی کا اجلاس 25

رمضان پیکیج کی تقسیم اور دوسری امداد 26

وقت نہیں 27

سنئے! میں آپ سے کیا چاہتا ہوں 28

رمضان المبارک 29

میں کون ہوں 30

مہکتی کلیاں، خیالوں کی مہک 31

والدین کا احترام 32

ہم شرمندہ ہیں 33

باتیں کام کی 34

گھر کا ماحول 35

کچھ یادیں کچھ باتیں 36

فیملی ممبرز جمعیت حکیمان (دہلی) U.S.A 39

سائنس لیب دلچسپ معلومات 41

اگر درخت نہ ہوتے 42

پھلوں کی قسمیں 43

شب برأت کا سچا واقعہ، کاہل لوگ 44

بچائے خدا اس برے کھیل سے 45

عظیم استاد، عظیم شاگرد 46

موت کا ذائقہ 47

کیا آپ جانتے ہیں؟ 48

صحت اور صفائی، شہر کے حالات سے متاثر ہو کر 55

رشتے، بھاری بستہ 56

موبائلیریا، انسانیت کے دشمن 57

کچھ باتیں 58

خوبصورت باتیں 59

معاونین اشتہارات، تحائف اور اسٹیج 60

فہرست معاونین (نقد) 61

Scanned with CamScanner

اداریہ

السلام علیکم ــــــــــــــــــــ حاضرین محفل کو دلی عید مبارک

بزم ادب 2009 کے لئے ہونے والے الیکشن میں راقم الحروف کو سیکریٹری نشر واشاعت منتخب کیا گیا۔ جس کے لئے میں اراکین بزم ادب کا مشکور ہوں۔ میرے لیے یہ امر باعث مسرت ہے کہ میگزین "ملن" کی طبع وطباعت کا مجھے موقع دیا گیا۔

میگزین ملن کی اشاعت کی ذمہ داریوں میں میرے ساتھ جناب فہد متین، جناب تنویر اختر، جناب شکیل احمد اور جناب انوار قریشی نے بہت معاونت فرمائی جس کے سبب ایک نہایت مشکل کام میرے لیے آسان ہوا اور آج میگزین ملن آپ کے ہاتھ میں ہے۔

میگزین ملن کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں اشتہارات کی صورت میں تعاون کرنے پر اپنے تمام مشتہرین حضرات اور اداروں کا بھی شکر گزار ہوں۔

میں ان تمام قلم کاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی تحریروں سے اس میگزین کو سجایا گیا ہے۔

آخر میں، میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے اراکین کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کروں گا کہ جن کی رہنمائی نے مجھے حوصلہ دیا اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ اس میگزین میں شائع ہونے والی تحریریں پڑھنے والوں کو ضرور متاثر کریں گی۔

شکریہ

محمد عدیل

مدیر ملن

Scanned with CamScanner

پیغام عید

قابل صد احترام بزرگوں...... و دیگر حاضرین محفل

السلام و علیکم

سب سے پہلے میں اپنی اور بزم ادب کمیٹی کی جانب سے حاضرین محفل کو دل کی گہرائیوں سے دلی عید مبارک پیش کرتا ہوں۔ حالیہ الیکشن بزم ادب برائے سال 2009ء میں ایک دفعہ تمام ممبران کا پھر سے مشکور ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنی اور بزم ادب کمیٹی کی جانب سے جناب شیخ روشن اختر صاحب، جناب چودھری محمد مبین صاحب اور نسیم الدین (ایڈووکیٹ) صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر قدم پر ہماری راہ نمائی کی اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

بزم ادب 2008ء جس کا انعقاد ہم نے احباب صادق گراؤنڈ، بلاک ڈی، نارتھ ناظم آباد میں کیا تھا اس میں آپ لوگوں کی بھرپور شرکت اور پروگرام کی کامیابی سے ہمارے حوصلے بلند ہوئے۔ اس دفعہ بزم ادب 2009ء کا انعقاد آپ کی دلچسپی اور شرکت کے باعث کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اس انعقاد کے انتظامات میں پوری ٹیم کی انتھک محنت شامل ہے خاص طور سے میں جناب شکیل احمد، جناب عمران شاہد اور جناب معراج الدین کی کاوشوں کا ذکر کرنا چاہوں گا ان سب باعزم لوگوں کی وجہ سے آج اس قدر خوبصورت محفل کا انعقاد ممکن ہو سکا۔

کسی بھی تقریب کی کامیابی میں فنڈز کی فراہمی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے میں ان تمام افراد کا مشکور ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ مالی معاونت فرمائی۔ اس کے علاوہ معاونین تحائف کا بھی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے بچوں کے لئے تحائف فراہم کئے۔

میری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ نئے لوگوں کو کمیٹی میں منتخب کروں تاکہ آگے چل کر وہ ہماری جگہ سنبھال سکیں۔ میں اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب رہا ہوں۔ الحمد اللہ ہماری ٹیم میں کافی نئے لوگ شامل ہوئے ہیں اور کئی ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں۔ انہی لوگوں میں سے جناب عدیل احمد نے میگزین ملن کی تیاری، تدوین وطباعت اور اشاعت کے کام کو چیلنج سمجھ کر قبول کیا اور بھرپور جذبہ اور لگن سے اس کام کو سرانجام دیا۔ میں ان کو اپنی اور پوری کمیٹی کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اس کے علاوہ تمام معاونین حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جن کے اشتہارات کے تعاون سے میگزین کی اشاعت ممکن ہو سکی۔

Scanned with CamScanner

آخر میں اپنی پوری کمیٹی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے رمضان کے مہینے میں اپنی انتھک محنت سے اس بزم کو سجایا۔ خاص طور پر امتیاز احمد، فہد متین، عمران ممتاز، فواد احمد، دانش منظور کا مشکور ہوں جنہوں نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا۔

اپنی جانب سے ایک بار پھر حاضرین محفل کو دلی عید مبارک

آپ کی دعاؤں کا طالب

انوار احمد قریشی

صدر بزم ادب

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

Scanned with CamScanner

پیغام عید

صدر جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

میں صدر جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان اپنی اور اراکین جمعیت کی جانب سے صدر بزم ادب و اراکین بزم ادب اور جملہ افراد برادری کو دل کی گہرائیوں سے عید کی دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں آپ کو ایسی عیدیں اور مسرتیں ہمیشہ ملتی رہیں۔ جس جذبہ سے بزم ادب اب کام کر رہی ہے کام کرتی رہے، اور برادری کے لوگ اس کے ثمرات سے مستفید ہوتے رہیں اور دعا کرتا ہوں خوشیوں اور مسرتوں والی بزم ادب ہمیشہ منائی جاتی رہے۔

جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہیں تقریباً 359 مستحق بچے اسکول، ہائر اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں Professional مضامین MBA، BBA، M.B.B.S. اور Diploma میں زیر تعلیم ہیں، برادری کے فنڈ سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں، ان پر اوسطاً 5500 روپیہ فی بچہ سالانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ اب کیفیت یہ ہے کہ ہر سال 35 سے 40 بچے تعلیم حاصل کر کے نکل رہے ہیں اور اتنے ہی نئے آجاتے ہیں، بلکہ 5 سے 10 زیادہ ہوتے ہیں۔ ہمارے (مسلمانوں) لئے ایک واحد ذریعہ ترقی تعلیم کا رہ گیا ہے، جو حاصل کر کے ہم اپنا مقام دنیا میں بنا سکتے ہیں۔ خدارا سوچئے ہماری برادری تعلیم کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے، خاص طور پر کم آمدنی والا طبقہ۔ آپ لوگوں کے تعاون سے ہم نے اس مسئلے پر کافی قابو پالیا ہے۔ یہ سب پچھلے 15 سالوں کے آپ لوگوں کے مسلسل تعاون سے ممکن ہوا، اب امید نظر آتی ہے کہ ہم آئندہ چند سالوں میں اور اچھے طریقے سے خدمت کر سکیں گے اور کافی حد تک مستحق لوگوں کی تعلیم کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ وہ خود اپنا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائیں گے، بجائے لینے والے کے دینے والے بن جائیں گے اور برادری کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہونگے۔

اگر میں تعلیم کے ساتھ صحت کا ذکر نہ کروں تو زیادتی ہوگی ہمارے پاس اسلم روڈ پر ایک Dispensary ہے اور ہم نے ایک نارتھ ناظم آباد بلاک 'D' احباب صادق ہال میں کھولی۔ الحمد اللہ دونوں چل رہی ہیں ان دونوں ڈسپنسریوں سے تجربہ حاصل کر کے ہم نے مخیر حضرات کے تعاون سے ایک اور ڈسپنسری نارتھ کراچی کی داغ بیل ڈالی ہے اسکی آرائش کا کام عید کے فوراً بعد شروع ہو جائے گا اور یہ ڈسپنسری بڑی حد تک برادری کے لوگوں کی خدمت کرے گی کیونکہ اس کے

Scanned with CamScanner

اطراف میں تقریباً 150 گھر برادری کے ہیں۔
آپ لوگوں کو یہ سن کر یقیناً خوشی ہوگی کہ ہم نے اپنی تمام ڈسپینسریوں میں برادری کے مستحق لوگوں کا علاج فری رکھا ہوا ہے۔ یہ علاوہ اس کے ہے جو علاج معالجہ کے لئے دیتے ہیں۔
عید کے فوراً بعد ہمارا ادارہ ان محنت کش مستحق خواتین کو موٹر لگی ہوئی سلائی مشینیں دینے کا ارادہ رکھتا ہے جو کچھ کما کر اپنے خاندان کی کفالت میں حصہ لینا چاہتی ہیں اور بہتر زندگی کی طرف گامزن ہونا چاہتی ہیں اور مہنگائی اور بیروزگاری کا مقابلہ کر کے بہتر زندگی گزارنا چاہتی ہیں۔ یہ ایک ادنیٰ سی کوشش ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامیاب کرے۔
ایک محتاط اندازے کا مطابق اس وقت برادری کے اکثر مستحق خاندانوں کا 40% بوجھ تعلیم، ماہانہ امداد، سالانہ امداد، علاج معالجہ، رمضان پیکیج (6000) برادری کے فنڈ سے اٹھایا جارہا ہے اور کئی اسکمیں برادری کے مستحق لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے ہمارے زیرِ غور ہیں۔ تاکہ وہ اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہوسکیں۔ یہ سن کر آپ لوگوں کو خوشی ہوگی کہ تقریباً 10 حضرات اس زمرے میں آچکے ہیں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوگئے ہیں۔ وہ دن دور نہیں اس مسئلہ پر ہم کافی حد تک قابو پالیں گے اور اچھے نتیجے انشاء اللہ برآمد ہونگے۔
میں نے اور میرے رفقانے بزم خواتین کی داغ بیل ڈال دی ہے اور اللہ کے فضل کرم سے پچھلے 5 ماہ باقاعدگی سے ان کے زیرِ انتظام ہمارے تعاون سے احباب صادق ہال میں مہینے کے آخری جمعہ کو 5 بجے شام اجتماع ہوتا ہے اور کئی پروگراموں کا اہتمام ہو چکا ہے۔ برادری کی عورتوں سے درخواست ہے اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں تاکہ یہ ادارہ پوری طرح سے فعال ہوسکے۔
اب ماشاء اللہ بزم ادب کے الیکشن اور ہوگئے ہیں، عہدہ داروں کی بڑی لمبی فہرست بنی ہے امید ہے بہت اچھا پروگرام ہوگا۔ اسی طرح فرینڈ سرکل کے الیکشن ہوگئے ہیں۔ برادری کے ایک اور ادارے کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے الیکشن بھی ہوگئے ہیں۔

بڑے عرصے کے بعد اس وقت برادری کے تمام ادارے قائم ہیں اور بڑے اچھے طریقے سے کام کررہے ہیں۔ دعا کریں ہمارا ہاؤسنگ کا شعبہ فعال طریقے سے کام کرسکے اور پلاٹوں اور قومی ہال کا مسئلہ حل ہوجائے جو وقت کی اہم ضرورت ہے ۔ تاکہ آئندہ کی نسل کے لئے آسانیاں پیدا ہوں اور وہ ہم سے بہتر انداز میں کام کرسکیں اور سوچ سکیں۔ ہمارے ذہنوں میں بہت سے پروگرام ہیں لیکن ہر چیز کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، اس میں جذبہ اہم ہے۔ جس لگن سے

میرے ساتھیوں نے کام کیا اور آپ نے تعاون کیا نتیجہ آپ کے سامنے ہے اسی جذبہ اور لگن سے آپ لوگوں کا تعاون شامل حال رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم اپنا کھویا ہوا مقام پالیں گے اور کوئی بچہ تعلیم کے بغیر، کوئی گھر غربت کے نچلے درجے پر اور کوئی بیمار بغیر علاج کے نہیں رہے گا۔

ہمارے پروگرام میں CNG رکشہ اور اسکوٹر قسطوں پر دینے کا پروگرام زیر غور ہے جیسے ہی فائنل ہوا آپ حضرات سے درخواست مانگی جائیں گی۔

ہمارہ ارادہ ہے کہ پوری برادری، 20 یا 25 افراد کی جماعت ہمارے مختلف کاموں، مشوروں، مستحق افراد کی نشاندہی اور ان کی Recomendation میں ہمارے ساتھ تعاون کرے اور ہم برادری والوں کا مالی لحاظ سے اور دوسرے معاملات (گھریلو جھگڑے، طلاق کے مسائل، کاروباری جھگڑوں، ورثے کے جھگڑوں) میں ہماری معاونت کرے تاکہ ہم بہتر اور جلدی فیصلے کرکے بہتر خدمات انجام دے سکیں۔ یہ ضروری نہیں کہ 20، 25 افراد ایک ہی وقت میں یہ کام انجام دیں، ایک یا دو افراد جو محلّہ اور صاحب محلّہ کو اچھی طرح جانتے ہوں وہ ہماری مصالحتی کمیٹی کی معاونت کریں۔

یہ ہی ہمارا عزم ہے آپ لوگ دعا کریں ہم کو ہمت قوت اور آپ لوگوں کا تعاون حاصل رہے۔ اللہ ہمارا حامد و ناصر ہو۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

شیخ روشن اختر

صدر

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

Scanned with CamScanner

پیغام عید

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہم سب کو ایک بار پھر رمضان المبارک عطا فرمایا۔ گویا مغفرت کا ایک اور دروازہ کھول دیا۔ آج ہم سب ایسی مغفرت کے اعلان پر خوشی منا رہے ہیں ہمارے لئے یہ نامناسب نہ ہوگا جب ہم افراد برادری کو یہ یاد دہانی نہ کرادیں کہ اس مغفرت کے اعلان کو قائم رکھنا اور اس کے فوائد حاصل کرنا ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔

اس لئے سال کے بقیہ مہینوں میں ہمیں چاہئے کہ ہم حرام کو حرام سمجھیں اور حلال کو حلال۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہم کو اچھے کام کرنے کی جو سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ ہمیں سارا سال جاری رکھنی چاہیے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عید سعید کی یہ خوشیاں پورے سال جاری رکھے۔ اور ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔

اس موقع پر ہم افراد برادری کو یہ یاد دلانا اپنا منصبی فرض سمجھتے ہیں کہ برادری میں مخلوط محفلوں کا انعقاد نہ کریں۔ بلکہ خواتین ویٹرز کا بھی انتظام کریں تاکہ خواتین مہمانوں کی بے پردگی نہ ہو ہمیں امید ہے کہ ہماری اس اپیل پر ضرور غور کیا جائے گا۔

چودھری محمد مبین

چودھری انیس احمد شیخ

Scanned with CamScanner

قوم سے گزارش

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں آپ لوگوں سے یعنی جمعیت حکیمان کے ممبران سے کچھ گزارش کرتا ہوں اور تجویز دینا چاہتا ہوں۔ گزارش کرنے سے پہلے کچھ کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان فطرتاً آزادانہ اور کامیاب زندگی گذارنا چاہتا ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں کہ جب تک انسان منظم معاشرتی زندگی کو نہ اپنائے اور معاشرتی زندگی اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اس معاشرتی تنظیم کے پاس مندرجہ ذیل قوتیں نہ ہوں۔ ۱۔ افرادی قوت، ۲۔ ٹیم ورک، ۳۔ ڈسپلن، ۴۔ عزم جزم، ۵۔ ایمانداری، ۶۔ تصفیہ العمل، ۷۔ مالی طاقت۔ اگرچہ کہ میں نے مالی طاقت کا ذکر سب سے آخر میں کیا ہے یہ حقیقت ہے کہ یہ وہ قوت جو اول الذکر تمام قوتوں پر نہ صرف بھاری ہے بلکہ وہ تمام قوتیں اس قوت کے بعد معدوم ہیں۔ مالی طاقت کے بغیر افراد لاغر اور معذور ہوجاتے ہیں اور لاغر و معذور افراد میں ٹیم ورک کو تلاش کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ ایسے افراد ڈسپلن کے قیام کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ اور جس تنظیم کے افراد ڈسپلن اور ٹیم ورک سے محروم ہوں ان میں عزم جزم کہاں سے آئے گا اور یہ وہ خامیاں ہیں جو افراد، تنظیم سے تصفیہ العمل چھین لیتی ہیں اور ان کے دلوں میں سے ایمانداری، دیانتداری کے جواہر نکال کر ان کے دلوں میں بددیانتی اور بے ہمتی کو پروان چڑھاتی ہے۔

تو گویا کسی بھی تنظیم / معاشرے کی کامیابی کے پیچھے بڑی طاقت مالی طاقت ہے۔ جیسے انسان بغیر خون کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح کوئی جماعت برادی، تنظیم یا ادارہ بغیر مالی طاقت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ انہی مقاصد کو سامنے رکھ کر ہماری مجلس اعلیٰ نے ایک فنڈ ریزنگ کمیٹی قائم کی ہے جس کے ممبران نے انتھک کوششوں سے کافی فنڈ جمع کیا ہے جس سے برادری کے امور چل رہے ہیں۔ ہماری جمعیت کی ایگزیکٹو کمیٹی یعنی مجلس اعلیٰ نے ایک اچھا ریزولیشن پاس کیا ہوا ہے، فنڈ کا 75 فیصد حصہ بینک میں یا اسلامی بینک میں Reserve رہے گا اور 25 فیصد تک برادری کے امور اور انتظامی اخراجات میں صرف کرسکتے ہیں۔ جب تک ہماری برادری اپنے پیروں نہ کھڑی ہوجائے یعنی آمدنی میں خود کفیل نہ ہوجائے اس کے بعد ہم کو انتظامی پر اخراجات کے فنڈ مانگنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لہذا میں جمعیت حکیمان کے لوگوں سے گزارش کرونگا کہ وہ اپنی جمعیت کو مضبوط کرنے کے لئے اور خود کفیل بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کروائیں۔ کیونکہ جمعیت کو مضبوط کرنے سے آپ کو اور آپ کی آنے والی نسلوں کو بہت سارے مسائل حل ہونے میں مدد ملے گی۔ اور یہ جمعیت برادری کے ویلفیئر کے کاموں میں ایک نیا جزم وعزم لے کر ابھرے گی۔

خیر اندیش

شیخ محمود احمد (ممبر فنڈز ریزنگ کمیٹی)، جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

بزم ادب الیکشن 2009ء

بزم ادب کمیٹی کے الیکشن مورخہ 19 اگست 2009ء بروز اتوار بمقام احباب صادق ہال A-579، بلاک ڈی، نارتھ ناظم آباد میں الیکشن کمشنر جناب نسیم الدین کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ جس میں بزم ادب کمیٹی 2009ء کا انتخاب عمل میں آیا۔

اراکین بزم ادب کمیٹی 2009

سیریل نمبر	عہدہ	نام	موبائل نمبر
1	صدر	انوار احمد قریشی	0308-2011585
2	نائب صدر	محمد امتیاز	0364-4049618
3	جنرل سیکریٹری	شکیل احمد	0345-2468025
4	چیف ایڈوائزر	معراج الدین	0346-2009994
5	جوائنٹ سیکریٹری	فاروق سعید	0333-3627203
6	فنانس سیکریٹری	تنویر اختر	0300-2200172
7	لٹریچر سیکریٹری	محمد عدیل	0300-8987668
8	انفارمیشن سیکریٹری	فہد متین	0300-2369500
9	مینجمنٹ سیکریٹری	فرحان شیخ	0300-8243179
10	پروگرام سیکریٹری(1)	عمران ممتاز	0344-2982939
11	سوشل سیکریٹری	سلیم شہزاد	0300-2177715
12	ایڈیشنل فنانس سیکریٹری	وقار احمد قریشی	0306-2704174
13	ایڈیشنل لٹریچر سیکریٹری	محمد عمران عاقل	0333-2206711
14	ایڈیشنل پروگرام سیکریٹری	عمران سبحان	0300-2054826
15	ایڈیشنل پروگرام سیکریٹری	کامران نایاب	0300-2331966
16	ایڈیشنل مینجمنٹ سیکریٹری	نبیل احمد	0333-3026847
	ایڈیشنل مینجمنٹ سیکریٹری	لاریب ذکائی	0321-2014350
	ایڈیشنل مینجمنٹ سیکریٹری	فرحان شفیع	0321-8963601
17	ایڈیشنل سوشل سیکریٹری	معراج حسین	0300-2901335
18	ایڈیشنل انفارمیشن سیکریٹری	محمد اعظم	0321-8714764
19	کوآرڈینیٹر	محمد کامران عاقل	0345-2453354
	کوآرڈینیٹر	محمد رضوان عاقل	0321-2565097
	کوآرڈینیٹر	حسین الدین	0300-2462075
	کوآرڈینیٹر	محمد ریحان	0346-2117362
	کوآرڈینیٹر	وہاب متین	0321-2064453
	کوآرڈینیٹر	فہد اشرف	0300-3611645
	کوآرڈینیٹر	محمد ناصر	0300-2132397
	کوآرڈینیٹر	ظفر جمال	0300-2561235

Scanned with CamScanner

اراکین بزم ادب کمیٹی 2009

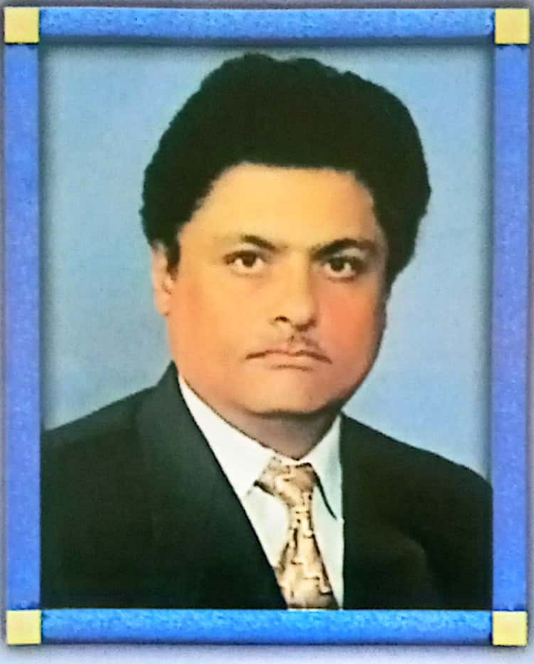

انوار احمد قریشی (صدر)

0308-2011585

معراج الدین (چیف ایڈوائزر)

0346-2009994

شکیل احمد (جنرل سکریٹری)

0345-2468025

محمد امتیاز (نائب صدر)

0364-4049618

Scanned with CamScanner

محمد عدیل (لٹریچر سیکریٹری)
0300-8987668

تنویر اختر (فنانس سیکریٹری)
0300-2200172

فاروق سعید (جوائنٹ سیکریٹری)
0333-3627203

فہد متین (انفارمیشن سیکریٹری)
0300-2369500

عمران ممتاز (پروگرام سیکریٹری-1)
0344-2982939

فرحان شیخ (مینجمنٹ سیکریٹری)
0300-8243179

وقار احمد قریشی (ایڈیشنل فنانس سیکریٹری)
0306-2704174

سلیم شہزاد (سوشل سیکریٹری)
0300-2177715

نبیل احمد (ایڈیشنل مینجمنٹ سیکریٹری)
0333-3026847

کامران نایاب (ایڈیشنل پروگرام سیکریٹری)
0300-2331966

عمران سبحان (ایڈیشنل پروگرام سیکریٹری)
0300-2054826

محمد عمران عاقل (ایڈیشنل لٹریچر سیکریٹری)
0333-2206711

محمد اعظم (انفارمیشن سیکریٹری)
0321-8714764

معراج حسین (ایڈیشنل سوشل سیکریٹری)
0300-2901335

فرحان شفیع (ایڈیشنل مینجمنٹ سیکریٹری)
0321-8963601

لاریب ذکائی (ایڈیشنل مینجمنٹ سیکریٹری)
0321-2014350

محمد ریحان (کوآرڈینیٹر)
0346-2117362

حسین الدین (کوآرڈینیٹر)
0300-2462075

محمد رضوان عاقل (کوآرڈینیٹر)
0321-2565097

محمد کامران عاقل (کوآرڈینیٹر)
0345-2453354

محمد فرقان (کوآرڈینیٹر)

محمد ناصر (کوآرڈینیٹر)
0300-2132397

فہد اشرف (کوآرڈینیٹر)
0300-3611645

وہاب متین (کوآرڈینیٹر)
0321-2064453

Scanned with CamScanner
CamScanner

بابو محمد تقی صاحب

بزم ادب کی تاریخ

سابق صدر جمعیت حکیمان دھلی

بزم ادب کا قیام 1923ء میں محمد دین حکیمی (مرحوم) کے ہاتھوں سے ہوا، ان کا مقصد بچوں میں علمی وادبی ذوق پیدا کرنا تھا تاکہ ان میں تحریر وتقریر کا ملکہ پیدا ہو، حاجی اشفاق الدین (مرحوم) اور حکیم امتیاز الدین (مرحوم) کی صحبت میں یہ ادارہ قائم کیا گیا، انیس احمد راشدی صاحب، محمد یاسین صاحب، فضل الٰہی صاحب، مقصود حسین صاحب، محمد احمد (مرحوم) حکیم شریف الدین صاحب بقائی، حبیب بخش صاحب اس بزم کی کاروائی میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ اسکے بعد بزم ادب کا نیا حصہ آیا اور نوجوانوں کی نئی نسل نے اس کی کاروائی میں حصہ لیا، محمد منصور صاحب، نثار احمد صاحب، محمد حسین صاحب، اعجازی، محمد دین ذکائی صاحب محمد رفیع صاحب، محمد سلطان صاحب نے ان پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے دلچسپ بنایا تمثیلی مشاعرے مزاحیہ تحریر اور ڈرامے وغیرہ بھی ہونے لگے۔ بزم ادب شروع سے ہی افراد برادری میں بڑی مقبول رہی ہے اور بڑی سے بڑی جگہ بھی ناکافی معلوم ہوتی تھی لوگ بڑے شوق سے ان کے جلسوں کا انتظار کرتے تھے۔ محمد منصور صاحب اسکے سکریٹری تھے اور شیخ فضل عظیم صاحب بڑی دلچسپی سے اس کی سرپرستی فرماتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد محمد منصور صاحب نے تمام مشکلات کے باوجود اس بزم کے اجلاس عید کو برقرار رکھا۔ پاکستان میں بزم کا پہلا اجلاس شیخ محمد مقصود (مرحوم) کے مکان پر حکیم محمد تقی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حسب معمول مضامین اور نظمیں پڑھی گئیں اور تواضع ہوئی۔ دوسرا اجلاس دوسرے سال عید الضحیٰ کے موقع پر حاجی مشتاق احمد (مرحوم) کے مکان پر ہوا، شیخ مغل الٰہی صاحب نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ اس جلاس میں یہ جدت پیدا کی گئی کہ جو طالب علم میٹرک کے امتحان میں سب سے زیادہ نمبروں سے پاس ہوں انہیں جلسہ کا صدر بنایا جائے اسکے بعد بزم ادب کا سلسلہ چل پڑا اور محمد منصور صاحب، بزم کے صدر منتخب ہوئے۔ یہ بزم اب بڑے اعلیٰ پیمانے پر منعقد کی جاتی ہے اور قوم کے نونہالوں میں تقریری اور تحریری صلاحیت پیدا کرنے کے علاوہ ہلکے پھلکے پروگرام اور موسیقی بھی پیش کی جاتی ہے جو کہ بدلے ہوئے حالات کا تقاضہ ہے چونکہ لوگ صرف ادبی پروگراموں کو خشک سمجھتے ہیں اس لئے ساز وآواز کا ملاپ بھی ضروری ہوگیا ہے مگر برادری کی تہذیبی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نکتہ بہت اہم ہے کہ کارکنان بزم اس کے اصل مقصد کو نہ بھولیں جو کہ قوم کے نونہالوں میں علم وادب کا ذوق پیدا کرنا اور افراد برادری کا مختصر وقت میں آپس میں عید ملنا تھا۔

Scanned with CamScanner
CamScanner

استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب

جناب روشن اختر صاحب (صدر جمعیت)

جناب چوہدری محمد مبین صاحب

جناب چوہدری محمد انیس صاحب

جناب شیخ محمود احمد صاحب

جناب نسیم احمد شیخ صاحب (نائب صدر جمعیت)

جناب نسیم الدین صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیت)

جناب امیر حسن جیلانی صاحب

جناب ناظم الدین بقائی صاحب

جناب منصور صاحب (فیشن گارمنٹس)

جناب امتیاز بقائی صاحب

جناب جمال الدین بقائی صاحب

جناب منصور احمد صاحب (چھالیہ والے)

جناب تنویر احمد صاحب (کپڑے والے)

جناب رفیع الدین صاحب (رفیع سنز والے)

جناب احسن ذکی صاحب

جناب مختار احمد شیخ صاحب

جناب عزیز حسن جیلانی صاحب

جناب شیخ رئیس احمد صاحب

جناب شیخ تاج احمد صاحب

جناب اہتمام الدین صاحب

جناب منصور صاحب (بلڈنگ ہارڈویئر)

جناب منظور احمد شیخ صاحب

جناب منیر احمد صاحب

جناب محمد انصار قریشی صاحب

جناب ممتاز احمد صاحب

جناب سلطان احمد صاحب (ایڈوکیٹ)

جناب وسیم احمد (وسیم اسٹیٹ)

جناب محمد نقی صاحب (نقی برادرز والے)

جناب شاہد احمد (شاہد برادرز)

جناب محمد سہیل کپڑے والے

جناب سعید احمد قریشی صاحب

جناب عابد انور صاحب

جناب مرسلین صاحب (نقی برادرز والے)

جناب مدثر بقائی صاحب

Scanned with CamScanner

عابد انور

قومی ہال

قومی ہال عرصے دراز سے Rangers کے تصرّف میں ہے برادری میں کوئی جماعت نہیں کہ اس کو خالی کرانے کا بیڑا اٹھائے اور یہ کام انجام دے یوں تو دعوے بڑے بڑے ہیں۔ لیکن عرصہ دراز سے یہی چکر چل رہا ہے۔ وکیل، ڈاکٹر اور دوسرے ماہروں سے برادری بھری پڑی ہے لیکن قومی جذبے کا فقدان ہے۔ ارباب اقتدار میں جو لوگ ہیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ ان کے لئے ایک ڈیڑھ لاکھ روپیہ کرایہ دے دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ فرق سفید پوش اور غریب کو پڑتا ہے، وہ چھوٹے سے چھوٹے ہال کے لئے 30,20 ہزار کہاں سے لائے۔ لہذا ہماری آپ لوگوں سے گزارش ہے قومی جذبہ کے تحت برادری کی سب تنظیمیں مجلس اعلیٰ انتظامیہ، بزم ادب، فرینڈ سرکل، بزم خواتین اور ہاؤسنگ سوسائٹی مل کر کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ حالانکہ یہ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کا نتیجہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحیم، کریم ہے۔ وہ ہم غریبوں کی بھی سنے گا شرط یہ ہے کہ سب مل کر ایک ہو جائیں اور بھرپور کوشش کریں ،انشاءاللہ اچھا نتیجہ نکلے گا۔

قوم کے عظیم شاعر علامہ اقبال کے منتخب اشعار

گوہر مقصود خود ملتا ہے ہمت شرط ہے
مضطرب رہتا ہے ہر موتی، ابھرنے کے لئے

بتان خوں، رنگ و بو توڑ کر ملت میں گم ہوجا
نہ افغانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ تورانی

میرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر

اے طائر لاہوتی ہے اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہے پرواز میں کوتاہی

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے اور نہ ناری ہے

(راشدہ جمیل۔ بی۔ ایس۔ سی، بی۔ ایڈ)

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

''زکوٰۃ''

ایک جائزہ

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے زیر اہتمام تقریباً 320 سے زائد طلباء و طالبات کی مالی معاونت کی جارہی ہے۔اس کے علاوہ ماہانہ وظائف، شادی بیاہ، مکان کی مرمت، کاروبار کے لئے مالی امداد وغیرہ کا سلسلہ بھی آپ لوگوں کے تعاون سے جاری ہے۔

زکوٰۃ ایک مذہبی فریضہ اور دنیا میں معاشی نظام کا ایک بہترین حصہ مانا جاتا ہے۔اگر اس کا استعمال صحیح مربوط اور لوگوں کی فلاح کے لئے ہو تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہو جائے۔ ہمارے یہاں زکوٰۃ جمع ہونے کا نظام احسن نہیں ہے اگر زکوٰۃ بھرپور طریقے سے ایک جگہ جمع ہو جائے اور پھر شرعی طور پر تقسیم ہو تو امید ہے کہ مختصر عرصہ میں برادری کی غربت میں 60 سے 70 فیصد تک کمی آسکتی ہے۔آیئے ہم عہد کریں کہ زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ برادری میں دیں گے تاکہ برادری سے جہالت وغربت کا خاتمہ ہو سکے۔

خوشخبری: اس سال ہمارا ارادہ ''دو مکان'' مستحق خاندانوں میں مالکانہ حقوق کے ساتھ دینے کا ہے۔ایک مکان جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کی طرف سے اور دوسرا مکان ایک صاحب نے دیا ہے۔دعا کریں اگلے سال انکی تعداد 4 یا 5 ہو جائے۔

خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

شیخ روشن اختر

صدر جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

عید

ایک حسین انداز سے آئی ہے عید
تحفہ مہر وفا لائی ہے عید

ہر طرف خوش بو رچی ہے عید کی
دھوم دنیا میں مچی ہے عید کی

ہے خوشی ہے آج ہر دل شادماں
کھل اٹھا ہے زندگی کا گلستاں

ہے مٹھائی اور سویوں کی بہار
ہے ہر اک چہرے پہ اک دل کش نکھار

شوق سے بچوں کے دل معمور ہیں
پا کے عیدی کس قدر مسرور ہیں

عید سے ہر ایک کا دل شار ہے
لب پہ اب لفظ مبارک باد ہے

ساتھیو! اللہ کی رحمت ہے عید
پیارے بچوں کے لیے نعمت ہے عید

(رابعہ مبین۔ نارتھ کراچی)

تنہائی

تنہائی اکثر پسند نہیں کی جاتی کیونکہ تنہائی انسان کے اندر چھپے ہوئے غموں کو تازہ کرتی ہے۔ اس لئے انسان چاہتا ہے کہ وہ ہنگاموں میں کھویا رہے تا کہ کبھی اپنے کئے پر نہ پچھتائے یا کسی کی یاد میں غم نہ کھائے۔ اس لئے تنہائی ان ہی لوگوں کو گھیرتی ہے جو اس سے بھاگتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

قنوت رئیس

ماں کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جنت میں میرے ساتھ کون ہوگا؟ ارشاد ہوا ''فلاں قصاب ہوگا''۔

آپؑ کچھ حیران ہوئے اور اس قصاب کی تلاش میں چل پڑے دیکھا ایک قصاب اپنی دوکان میں گوشت بیچنے میں مصروف تھا۔ اپنا کاروبار ختم کرکے اس نے گوشت کا ٹکڑا اکپڑے میں لپیٹا اور گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس قصاب کے بارے میں مزید کچھ جاننے کے لئے بطور مہمان ساتھ گھر چلنے کی اجازت چاہی۔ گھر پہنچ کر قصائی نے گوشت کو پکایا پھر روٹی پکا کر اس کے ٹکڑے شوربے میں نرم کئے اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ جہاں ایک انتہائی کمزور بڑھیا پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ قصاب نے بمشکل اسے سہارا دے کر اٹھایا اور ایک ایک لقمہ اس کے منہ میں دیتا رہا جب اس نے کھانا تمام کیا تو بڑھیا کا منہ صاف کیا بڑھیا نے قصاب کے کان میں کچھ کہا جسے سن کر قصاب مسکرایا اور بڑھیا کو واپس لٹا کر باہر آ گیا۔

حضرت موسیٰؑ یہ دیکھ رہے تھے، آپ نے قصاب سے پوچھا۔ ''یہ عورت کون ہے اور اس نے تیرے کان میں کیا کہا؟ جس پر تو مسکرا دیا''۔ قصاب بولا ''اے اجنبی! یہ عورت میری ماں ہے۔ گھر پر آنے کے بعد میں سب سے پہلے اس کے کام کرتا ہوں۔ یہ خوش ہو کر روز مجھے دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ رکھے جس پر میں مسکرا دیتا ہوں کہ بھلا میں کہاں اور موسیٰؑ کلیم اللہ کہاں!''

Scanned with CamScanner

"پیاری ماں"

علینہ شکیل (نارتھ کراچی)

کتنی سخت سردی میں — دیکھو اٹھ گئی پیاری ماں
گندا آنگن، جھاڑو لے کر — صفائیاں کرتی پیاری ماں!
اتنا پیار ہے بچوں سے — ان کی الٹی سیدھی سی
باتیں سنتی ہے پھر بھی — کچھ نہ کہتی پیاری ماں!
کام بڑا ہوتا ہے یاں — ایک اکیلی جاں ہے وہ
کرتی جائے دن اور رات — پھر بھی ہنستی پیاری ماں!
جب ہم ننھے بچے تھے — اور شرارت کرتے تھے
مار کے ہم کو غصے سے — بعد میں روتی پیاری ماں!
سانس بھی اس کی ٹھیک نہیں — ہاتھ بھی چھالے چھالے ہے
لیکن ہر دم دیکھو تو — برتن دھوتی پیاری ماں!
چھوڑ کر کمرا بکھرا جب — واپس آتے کام سے ہم
کمرا صاف کیا ہوتا — کتنی اچھی پیاری ماں!
آج ہمیں معلوم ہوا — کیسی سونی دنیا ہے
آج منوں مٹی نیچے — آخر سو گئی پیاری ماں!

ہنسو اور ہنساؤ

ایک شخص (دوسرے سے): وہ نوجوان وکیل جو تمہارا کرائے دار تھا آج کل کہاں ہے؟

دوسرا شخص وہ بہت اچھا وکیل بن گیا ہے، گزشتہ سال اس نے میرے سارے مقدمے لڑے تھے،

پہلا: کیا وہ کامیاب ہوا؟

اس سے بڑھ کر کیا کامیابی ہوسکتی ہے کہ آج میں اس کا کرائے دار ہوں۔

Scanned with CamScanner

مردم شماری کی ضرورت کیوں!

دنیا میں نسل انسانی کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوئی اور یہی نسل رفتہ رفتہ جغرافیائی تقاضوں کے تحت ذات، خاندان قبائل او ر برادریوں میں تقسیم ہوتی چلی گئی۔ اپنا منبع (Source) ایک ہونے کے باوجود مختلف برادریوں نے مختلف انداز سے اپنی جداگانہ شناخت برقرار رکھی اور اسے اپنی فخر کا ذریعہ بنایا۔ جس چیز نے برادری وقوم کے لوگوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کیا وہ ان کا اپنا نظام (System) تھا۔ جو لوگ ایک صحیح نظام وضع کرنے اور اسے چلانے (Implement) میں کامیاب رہے وہ ایک قوم کے طور پر منظم (Organized) ہوگئے اور اس کے ثمرات بھی حاصل کرتے ہے۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا برادری کے افراد کی مردم شماری کی ضرورت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ برادری کی پہلی ٹیلیفون ڈائریکٹری 84-1983ء میں بابو محمد تقی کی زیر صدارت اور ناظم الدین بقائی کی مخلصانہ کوششوں سے تدوین کی گئی۔ اس وقت کے لحاظ سے یہ ایک بڑی کاوش تھی مگر وقت کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کی ترقی اور فاصلوں کی دوری نے اس بات کا شدت سے احساس دلایا کہ مردم شماری کا کام اب کمپیوٹر کے بغیر تکمیل دیا جانا ناممکن ہے اور اس کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی کی ضرورت پیش آئی۔

اللہ کا لاکھ احسان ہے کہ مردم شماری کمیٹی جس نے جولائی 2002ء میں نسیم احمد شیخ کی سربراہی میں کام کا آغاز کیا تھا۔ اس نے اس سال 2009ء تک تین ایڈیشن کامیابی سے جاری کئے اور تقریباً ایک ہزار خاندان کا ریکارڈ (Data) جمع کرکے کمپیوٹرائزڈ کیا جو اب تک برادری کی تاریخ میں جمع ہونے والا سب سے بڑا ڈیٹا بیس ہے۔

مردم شماری ایک مسلسل جاری عمل ہے۔ اس میں کوائف ردوبدل ہوتے رہیں گے جو کہ سماجی اور قدرتی وجوہات سے پیدا ہوتے ہیں اس کے لئے الیکٹرانک پلیٹ فارم (www.hakimaan.org) ویب سائٹ کی صورت میں تشکیل دیا جا چکا ہے۔ آفس قائم ہوگیا ہے عملی طریقہ کار (Procedures) وضع کر دیئے گئے ہیں اب اس کام کی جامعیت صرف آپکی شمولیت سے ہی ممکن ہے۔ جن حضرات نے مردم شماری فارم ابھی تک جمع نہیں کرائے ہیں وہ جلد از جلد مردم شماری آفس بمقام احباب صادق ہال حیدری میں جمع کرائیں اور جن حضرات کے کوائف میں تبدیلی رونما ہوئی ہے چاہے شادی وموت ہو یا پتہ وٹیلیفون نمبرز کی تبدیلی وہ بھی نیا فارم پُر کر کے جمع کرائیں۔ اور وہ افراد جو اس کام میں شامل ہونے میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ مجھ سے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

عمران عزیز، کنوینر مردم شماری کمیٹی مجلس اعلیٰ انتظامی

رابطہ: ای میل: info@hakimaan.org، موبائل: 0300-9254618

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

فنڈ ریزنگ کمیٹی کا اجلاس

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے تحت مسلم جیم خانہ میں ایک تقریب کا انعقاد شیخ محمود احمد کے تعاون سے کیا گیا۔ جس میں برادری کو درپیش مسائل کا حل نکالنے کیلئے باہمی مشورے کیے گئے۔ اس تقریب میں شرکاء نے فنڈ ریزنگ کمیٹی کی اپیل پر دل کھول کر عطیات دیئے ان میں نقی برادرز نے نارتھ کراچی میں شفاخانہ کے لئے ایک جگہ جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے لئے اپنی طرف سے فراہم کی۔ ہم ان کے اور تمام شرکاء کے جذبے کی قدر کرتے ہیں اور ان کے شکر گزار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی آپ لوگ اسی جذبے کے ساتھ تعاون کریں گے۔

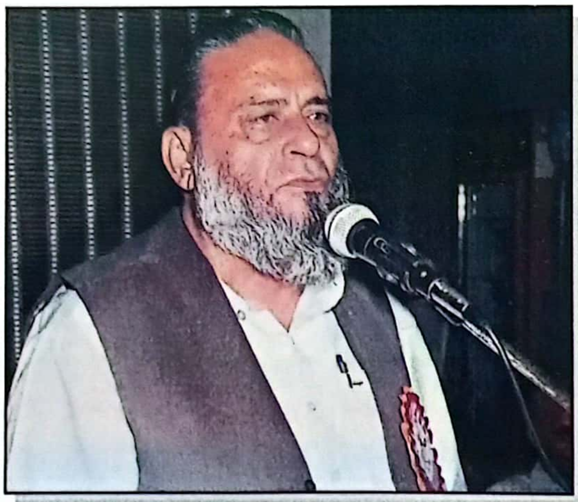

Scanned with CamScanner CamScanner

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

رمضان پیکیج کی تقسیم اور دوسری امداد

گزشتہ سال جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے 120 خاندانوں میں مالیت 6 لاکھ روپے رمضان پیکیج میں تقسیم کئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سال 160 خاندانوں کو مالیت 10 لاکھ روپے دئے گئے اور کم پڑ گئے۔ فی خاندان 2 ہزار روپے کا اجناس اور 4 ہزار روپے نقد دیئے گئے۔ اس سال پچھلے سال کی نسبت کمبل بھی لوگوں کو زیادہ دیئے گئے۔ ماہانہ بنیادوں پر لوگوں کے وظائف تقریباً دوگنے ہو گئے۔

یہ سب اس لئے ممکن ہوسکا کہ آپ لوگوں کے تعاون میں تقریباً %25 اضافہ ہوا اور ہم نے اسی حساب سے لوگوں کی اعانت کی، ہمارے پاس اس سال بہت ساری اسکیمیں ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہماری برادری فلاحی برادری بن جائے۔ اگر اسی طرح کوششیں چلتی رہیں تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہماری برادری مکمل فلاحی برادری بن جائے گی۔

فہد متین

وقت نہیں

ہر خوشی ہے لوگوں کے دامن میں
پر اک ہنسی کے لئے وقت نہیں
دن رات دوڑتی دنیا میں
زندگی کے لئے وقت نہیں

آنکھوں میں ہے نیند بھری
پر سونے کے لئے وقت نہیں
دل ہے غموں سے بھرا ہوا
پر رونے کے لئے وقت نہیں

ماں کی لوری کا احساس تو ہے
پر ماں کو ماں کہنے کے لیے وقت نہیں
سارے رشتے تو ہیں ہم مار چکے
پر انہیں دفنانے کے لئے وقت نہیں

پیسوں کی دوڑ میں ایسے دوڑے
کہ تھکنے کے لیے وقت نہیں
پرائے احساسوں کی کیا قدر کریں
جب اسے اپنوں کے لیے وقت نہیں

تو ہی بتا اے زندگی،
اس زندگی کا کیا ہوگا،
کہ ہر پل مرنے والوں کو
جینے کے لیے وقت نہیں

سنئے! میں آپ سے کیا چاہتا ہوں!

محمد عباد

(ایک چھوٹے بچے کی اپنے سب بڑوں سے گزارشات!)

۱۔ جب میں کوئی اچھا کام کروں تو مجھ کو شاباش ضرور دیں۔ اس سے میری حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور خوشی کا احساس ہوتا ہے۔

۲۔ مجھ میں ایسی مہارتیں پیدا کریں جو تاحیات میرے ساتھ رہیں۔

۳۔ جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو میرے ساتھ ذرا برائے مہربانی چلا کر بات نہ کریں۔ آپ کو غصے میں دیکھ کر خوفزدہ اور بکھرا بکھرا سا محسوس کرتا ہوں۔

۴۔ میری موجودہ غلطی کے ساتھ گزشتہ غلطیوں کی فہرست نہ دہرائیں، بڑوں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں میں تو پھر بھی بچہ ہوں۔

۵۔ آپ بڑے ہیں اور میں چھوٹا۔ اس لئے میری غلطیوں پر درگزر کر کے اپنے بڑا ہونے کا ثبوت دیں اور اچھے طریقے سے میری اصلاح کریں۔

۶۔ مجھے شدت پسندانہ نظریات وخیالات سے دور رکھیں۔ مجھے ان لوگوں کے شر سے بچائیں جو باہمی نفرتیں پھیلاتے ہیں۔

۷۔ مجھے مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے ابھی سے ذہنی طور پر تیار کریں۔

۸۔ یاد رکھیں آپ کی دیانت داری، مستقل مزاجی اور راست گوئی میری شخصیت کو مضبوط اور پر اعتماد بنانے کے لئے ضروری ہے۔

۹۔ میرے سوالات کے جوابات دیں چاہے سوالات احمقانہ ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۰۔ جب میں کسی برے رویے کے ساتھ پیش آؤں تو ضرور نشاندہی کریں۔

۱۱۔ مجھے اپنے غصے پر قابو پانے کا فن سکھائیں۔

۱۲۔ میرے ساتھ مایوسی اور دل شکنی کی باتیں ہرگز نہ کریں بلکہ ہمت اور حوصلہ افزائی کرنے والی باتیں کریں۔

۱۳۔ مجھے آزادی دیں مگر اپنی نگرانی میں۔

۱۴۔ مجھے سب کے سامنے برا بھلا کہنے کے بجائے علیحدگی میں سمجھائیں۔

Scanned with CamScanner

۱۵۔ آپکے منہ سے نکلے ہوئے تعریفی کلمات میری کامیابی کی منزل کو قریب تر کر سکتے ہیں۔

۱۶۔ مجھ سے میری عمر کے مطابق توقعات وابستہ کریں۔

۱۷۔ آپکا میرے ساتھ ہنسی مذاق اس بات کی علامت ہے کہ آپ میرے دوست ہی ہیں۔

۱۸۔ مجھے بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے محبت کرنا سکھائیں۔

۱۹۔ میری تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے میں میری مدد کریں۔

۲۰۔ مجھ پر اعتماد کریں اور مجھ کو پر اعتماد بنائیں۔

۲۱۔ میرے محدود سے حلقہ احباب میں آپ کی ذات ہی تو ہے جس کا ہر عمل میرے لئے نمونہ ہے۔

۲۲۔ مجھے دوسروں کے ساتھ مل جل کر رواداری سے رہنے کی تربیت دیں۔

۲۳۔ ذرا اندازہ لگائیں کہ اگر ایک اچھی بات مجھے روزانہ بتائیں تو سال میں کتنی باتیں ہو جائیں گی۔

رمضان المبارک

(مہوش کنول محمد مستقیم)

رمضان المبارک ایسا مہینہ ہے جس میں انسان اللہ سے اپنے گناہوں کی توبہ کر سکتا ہے۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا۔ رمضان المبارک ایک ایسا خاص مہینہ ہے۔ جس میں انسان روزے رکھتا ہے پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے تہجد پڑھتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے، رمضان المبارک کے مہینہ میں انسان اپنے گناہ معاف کروا سکتا ہے، رمضان المبارک کے مہینہ میں صاحب حیثیت انسان کو زکوۃ دینا چاہئے تاکہ غریب لوگ اپنی ضرورت کی اشیاء خرید سکیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ عبادتیں کریں روزے رکھیں اور قرآن مجید کی تلاوت کریں۔

دانش منظور (کراچی)

میں کون ہوں؟

میں عالم کے کاروبار کی بنیاد ہوں
میں تمام خوشحالیوں کا سرچشمہ ہوں
میں ذہین و طباع ہستیوں کا خلاق ہوں

دولت مند جو مجھ سے روگردانی کرتے ہیں۔ زوال پاتے کمزور ہوتے اور قبل از وقت زندگی کو خیر باد کہتے ہیں۔ میں ایک قدیمی لعنت ہوں مگر ایک نعمت بھی جس کے بغیر کوئی تندرست عورت یا مرد خوش وخرم نہیں رہ سکتا۔ جو تو میں مجھ سے رشتہ جوڑتی ہیں وہ ترقی کے میدان میں سرعت سے قدم بڑھاتی ہیں۔ اور جو مجھ سے منہ موڑتی ہیں وہ جلدی فنا ہوجاتی ہیں۔ میں نے ہی آدمیوں کو ادنیٰ حالتوں سے اٹھا کر عروج وارتقا کی بلندیوں تک پہنچایا۔ میں ہر نوجوان کا رفیق ورہبر ہوں۔ اگر وہ میری قدر کرے تو کوئی انعام یا مرتبہ اس کی دسترس سے باہر نہ ہوگا۔ اگر وہ میری ہتک کرے تو اس کا انجام قابل رشک نہ ہوگا۔ میں وہ زینہ ہوں جو کامیابیوں کی بلندی پر لے جاتا ہے۔ بعض اوقات لوگ مجھے اپنا بدخواہ سمجھ کر مجھ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ میرے بغیر زندگی تلخ، دشوار ہوجائے گی۔ قبل اس کے میں کسی کو اپنی برکتوں سے مالا مال کروں یا اپنے انعامات سے بہرہ ور بناؤں ضروری ہے کہ مجھ سے محبت کی جائے۔ بیوقوف لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں لیکن عقلمند لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ یہ وہ سب لوگ ہیں جو ہر محکمہ میں صدارت کی کرسیوں پر رونق افروز ہیں میرے ہی مرہونِ منت ہیں۔ دولت مند سے دولت مند والدین بھی اپنے نوجوان لڑکے کو ترقی نہیں دلا سکتے۔ جو اسے میری بدولت حاصل ہوجاتی ہے کروڑوں کی زندگی بلاواسطہ مجھ پر منحصر ہے اور بلواسطہ تمام لوگ میرے سہارے ہی جیتے ہیں۔ میں تمام سرمایہ اخلاق ہوں دولت کیا ہے مگر میری مجتمع صورت روٹی کے ہر ٹکڑے میں تنور سے گرم گرم نکلتا ہے۔ ریل کی ہر گاڑی میں جو زمین کے سینے پر گرم خرام ہے۔ اور اخبار کے ہر پرچے میں جو مطبع سے نکلتا ہے میری جلوہ گری ہے تمام عوام میں جو میرے پیرو ہیں روز بروز زیادہ طاقت حاصل کررہے ہیں۔ اب وہ حکومتوں میں اقتدار پانے لگے ہیں اور قدیم حکمران خاندانوں کو معزول کرنے کے درپے ہیں میں جمہوریت کی ماں ہوں تمام ترقیوں کی منبع ہوں۔ جو شخص میرا دشمن ہے کبھی ترقی کے میدان میں دور نہ جاسکے گا جو میرا دوست ہے اور مجھ سے خوف نہیں کھاتا اس کی ترقیوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے بتاؤ۔۔؟ میں کون ہوں۔۔۔۔؟ میں کیا ہوں۔۔۔؟ **"میں کام ہوں"**

Scanned with CamScanner
CamScanner

ثناء متین (نارتھ کراچی)

مہکتی کلیاں

سب سے بڑی غلطی اپنی غلطیوں سے بے خبر رہنا ہے۔

رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے خواہ وقتی ہی سہی۔

دل کو جیتنے کے لئے خوبصورت رویے کی ضرورت ہوتی ہے۔

امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔

زندگی کے دکھ ہی آدمی کو انسان بناتے ہیں۔ اس لئے دکھ کا مقابلہ آنسوؤں سے نہیں، حوصلے سے کیا جائے۔

دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جا سکتا ہے۔ علم لامحدود ہے اسکی کوئی انتہا نہیں۔

میانہ روی کا سنہری اصول اپنانے سے انسان کسی کا محتاج نہیں رہتا۔

رزق اور عزت مقدر میں لکھ تو دیئے جاتے ہیں لیکن انہیں کمانا پڑتا ہے۔

بہترین انسان وہ ہے جس کی تعریف کی جائے تو وہ شرمندہ ہو اور برائی کی جائے تو خاموش رہے۔

خیالوں کی مہک

ثناء متین (نارتھ کراچی)

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (حضور اکرام ﷺ)

دل آنکھوں کا دروازہ ہے۔ تمام آفتیں اسی راہ سے داخل ہوتی ہیں۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ)

حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے کئی درجے بہتر ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

نیک پارسا اور اچھی عادتوں کی مالک عورت اگر فقیر کے گھر میں بھی ہو تو اسے بادشاہ بنا دیتی ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

بارش کا قطرہ سیپ اور سانپ دونوں کے منہ میں گرتا ہے۔ سیپ اسے موتی جبکہ سانپ اسے زہر بنا دیتا ہے۔ جیسا جس کا ظرف ویسی اس کی تخلیق۔ (حضرت علیؓ)

غصہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا انتقام اپنے آپ سے لیتے ہیں۔ (الیگزینڈر پوپ)

Scanned with CamScanner CamScanner

طوبیٰ تاج

والدین کا احترام

والدین ہمارے لئے اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والدین کی خدمت کریں اور ان کا احترام کریں۔ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اچھے بچے وہ ہوتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا کہنا مانتے ہیں اور انکی کسی بھی بات سے انکار نہیں کرتے، ان کا ہر حکم خوشی خوشی بجالاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بعد والدین کے حقوق سب سے زیادہ ہیں قرآن پاک میں سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''والدین کی کسی بات پر انھیں اف تک نہ کہو''۔ جب ہم بچے ہوتے ہیں تو ہمارے والدین بڑی محبت سے ہماری پرورش کرتے ہیں اور ہماری ہر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ہمارے والدین بوڑھے ہوجاتے ہیں تو انھیں بھی ہماری اتنی ہی ضرورت ہوتی ہے جتنی کہ بچپن میں ہمیں ان کی تھی۔ اُس وقت ہمیں ان کی خوب خدمت کرنی چاہئے اور ان کی دعائیں لینی چاہئیں۔ جہاد کے موقع پر ایک صحابی ہمارے پیارے نبیؐ کے پاس جہاد میں حصہ لینے آئے، اُس وقت اُن کے والدین بہت بوڑھے تھے اُن صحابی کو نبی کریم نے فرمایا۔ ''اس وقت تمہارے والدین کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔ اور اُن کی خدمت کرنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے'' اور انھیں واپس بھجوادیا۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور ہمیں اس جنت کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ ایسے بچے جو اپنے والدین کی عزت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بچوں سے سخت ناراض ہوجاتا ہے اور وہ بچے زندگی میں کبھی خوش اور کامیاب نہیں ہوپاتے۔

مسکرائیے!

عثمان آج اسکول اتنی دیر سے کیوں آئے؟

سر جب میں آرہا تھا تو راستے میں،

میں نے ایک بورڈ پر پڑھا کہ۔۔۔ آگے اسکول ہے آہستہ چلیں۔

ہم شرمندہ ہیں

فہد متین

گزشتہ ماہ ایک امریکی بینک کے اے ٹی ایم مشین کے نیٹ ورک میں خرابی پیدا ہوگئی۔ اس بینک کا ہیڈ کوارٹر امریکہ میں جبکہ برانچیں 30 ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں خرابی کے باعث بینک کو سینکڑوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔ امریکہ کے بڑے بڑے مکینکی ماہرین سر لڑاتے رہے لیکن مسئلہ حل نہ ہوا۔ بینک نے امریکہ کے علاوہ برطانیہ کی ٹیکنالوجی کی متعدد یونیورسٹیوں اور اداروں سے رابطہ لیا۔ مگر مسئلہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس دوران مانچسٹر کی ایک یونیورسٹی کے چانسلر کو ایک خیال سوجھا۔ اس نے اپنے اسسٹنٹ کو پاکستان کے شہر اوکاڑہ میں ایک نمبر پر کال ملانے کو کہا۔ فون پر دوسری طرف اوکاڑہ کی سبزی منڈی کے محمد افضل کا 15 سالہ بیٹا تھا۔ چانسلر نے لڑکے کو مسئلہ بتایا۔ لڑکے نے غور سے مسئلہ سنا چانسلر سے سافٹ ویئر کا کوڈ لیا اور چند منٹوں میں ٹھیک کر کے واپس بھجوا دیا۔ برطانوی چانسلر نے فوری طور پر امریکی بینک کو آگاہ کر دیا جس نے اس کامیابی پر لڑکے کو 25 ہزار ڈالر نقط انعام کا اعلان کیا۔ سبزی فروش کے اس لڑکے کا نام عمار افضل ہے۔ جس نے گزشتہ ماہ 22 تاریخ کو کمپیوٹر کے مشکل ترین امتحان اور یکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے ورلڈ ریکارڈ قائم کیا اور اس کے چار روز بعد امریکی بینک ایل لائڈ کی تاریخ کا سب سے بڑا مسئلہ حل کر دیا، عمار کی وڈیو You Tube میں بھی موجود ہیں جو برین بیچ یو ایس اے لکھ کر دیکھی جا سکتی ہیں۔ امریکہ نے عمار کی اس کامیابی پر اسے امریکہ آنے کی دعوت دی لیکن اس نے برطانیہ جانے کی خواہش ظاہر کی۔ برطانیہ نے عمار کو والد، والدہ اور بہن سمیت برطانیہ بلا لیا اور وہاں عالیشان گھر، گاڑی اور دیگر سہولت فراہم کر دیں۔ ایک برٹش کمپنی نے عمار کو 25 لاکھ روپے ماہانہ کی ملازمت آفر کی جو اس نے قبول کر لی۔ جبکہ برطانوی یونیورسٹی نے اس کی سالانہ 90 ہزار ڈالر کی فیس معاف کر دی۔

عمار ایک پاکستانی بچہ ہے لیکن افسوس اس کی قدر ہم پاکستانیوں کو معلوم نہیں۔ عمار کی کامیابی کی خبروں سے ہمارے حکمرانوں کے سر پر جوں تک نہ رینگی جبکہ دنیا کی دو بڑی طاقتوں نے عمار افضل کو سر آنکھوں پر بٹھا لیا۔ آج وہ سالانہ 4 کروڑ روپے، مفت تعلیم، گھر اور دیگر سہولیات کا مالک بن چکا ہے لیکن افسوس یہ سب اسے پرائے ملک نے دیا۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ لوگ رچرڈ باؤچر اور ہالبروک جیسے لوگوں کو تو ہلال پاکستان دے سکتے ہیں لیکن اپنے ملک کے ان لوگوں کو خراج تحسین بھی نہیں دے سکتے ہیں جن کی وجہ سے دنیا آج بھی پاکستانیوں کی قدر کرنے پر مجبور ہے۔

عمار افضل تم اس سے کہیں زیادہ عزت اور احترام کے مستحق ہو۔ مگر ہم تمہاری قدر نہیں جان سکتے۔ تمہیں پہچان نہیں پائے۔

عمار! ہم شرمندہ ہیں۔

Scanned with CamScanner CamScanner

کعب عامر (کراچی)

باتیں کام کی

سادگی اختیار کرو کیونکہ سادگی میں حسن ہے۔

غموں میں مسکرانا بہادری کا شیوہ ہے۔

بھوکا سو رہنا مقروض ہو کر اٹھنے سے بہتر ہے۔

انسان خود عظیم نہیں ہوگا اس کا کردار اسے عظیم بنا دیتا ہے۔

چاند وہ خاموش مسافر ہے جو خود تو اندھیروں میں سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے لیے جگہ جگہ نور بکھیرتا ہے۔

کسی کی صورت میں مت جاؤ کیونکہ ایک بند کتاب میں مانند ہے۔

ہر ہنسنے والا چہرہ دل سے خوش نہیں ہوتا۔

جو محبتوں کی قدر نہیں کرتے وہ نفرتوں کا نشانہ بنتے ہیں۔

شک مت کرو کیونکہ وہ اعتماد کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔

خوبصورتی بغیر شہرت کے اس پھول کی مانند ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

ایک سچا دوست کسی ہیرے سے کم نہیں۔

خوبصورتی کو اپنے اندر تلاش کرو یہ تمہیں اور کہیں نہیں ملے گی۔

وفا سیکھنی ہے تو پھولوں سے سیکھو جو ٹہنیوں سے جدا ہو کر مرجھا جاتے ہیں۔

کسی کے آنسوؤں کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی اپنے دامن میں مذب کر لو کیونکہ یہی انسانیت کی معراج ہے۔

اگر تم سکون چاہتے ہو تو قرآن پاک کی تلاوت کرو تمہیں خود بخود سکون مل جائے گا۔

لوگ بیماری کی وجہ سے کھانا چھوڑتے ہیں لیکن آخرت کے خوف سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

Scanned with CamScanner

رمشاء ندیم (سرجانی ٹاؤن)

گھر کا ماحول

ہر گھر کا ماحول ایک سانچے کی طرح ہوتا ہے سانچا جس قسم کا ہوتا ہے بچے اس میں ڈھل جاتے ہیں۔ بچے اپنے گھر کے ماحول کا آئینہ ہوتے ہیں۔ ان کی بات چیت اور انداز واطوار سے ان کے گھر کے ماحول کا آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس لیے بڑوں کو بچوں کے سامنے کھانے پینے گفتگو کرنے اور دوسرے معاملات میں اچھے طریقوں اور تہذیب کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

بچے گھر کے ماحول سے ہی ہر بات سیکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے بڑوں کے چلنے پھرنے اور انداز گفتگو کی بھی نقل کرنے لگتے ہیں۔ اگر گھر کے بڑے آپس میں بدتہذیبی سے اور چلا چلا کر باتیں کریں گے تو بچے بھی انکی دیکھا، دیکھی وہی انداز اپنالیں گے یہ وہ باتیں ہیں جن پر بچوں کو ڈانٹا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات انہیں مارا بھی جاتا ہے۔ جب کہ غلطی سراسر بڑوں کی ہی ہوتی ہے۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ ڈانٹنے یا مار پیٹ کرنے سے بچے کا ذہن سرکشی پر آمادہ ہوتا ہے۔

جن باتوں کا تعلق بچوں سے نہ ہو انہیں بچوں کی موجودگی میں نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ لاعلمی میں بچے وہ باتیں دوسرے لوگوں سے کہہ دیتے ہیں۔ جو انکے گھر والوں کے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتی ہیں۔ اس لئے بڑوں کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر کے ماحول کو ہر لحاظ سے اچھا رکھیں یہ بھی بچوں کی اچھی تربیت کا اہم حصہ ہے۔

اپنے خیالات کی ''حفاظت'' کروں کیونکہ یہی تمہارے ''الفاظ'' بن جاتے ہیں
اپنے ''الفاظ'' کی حفاظت کروں کیونکہ یہی تمہارے ''اعمال'' بن جاتے ہیں
اپنے ''اعمال'' کی حفاظت کروں کیونکہ یہی تمہارا ''کردار'' بن جاتا ہے
اپنے ''کردار'' کی حفاظت کروں کیونکہ تمہارا ''کردار'' تمہاری ''پہچان'' بن جاتا ہے

اظہر الشیخ (حیدر آباد)

فریدالدین بقائی، چانسلر بقائی یونیورسٹی

کچھ یادیں کچھ باتیں

''ہمارا حکیم خاندان'' سے تعلق ہے۔ ہماری رہائش دہلی میں ایک مشہور جگہ حوض قاضی کی گلی ''حکیم بقا والی'' میں تھی گو کہ ہمارے اجداد حکیم تو نہیں تھے لیکن گلی کا نام وجہ تسمیہ بن گیا۔ ہمارے بزرگ شاہ جہاں کے زمانے میں ایران سے ہجرت کر کے یہاں (دہلی) پر آباد ہوئے تھے۔ باپ کا سایہ کیا ہوتا ہے؟ یہ جاننے سے قبل مہربان سایہ ہمیشہ کیلئے چھن گیا۔ تندی باد مخالف سے گھبرانے کے بجائے چار برس کی عمر میں ہی ''اپنی دنیا آپ پیدا کر'' کو اصول بنالیا۔ صورتحال کچھ یوں تھی کہ اسکول جانے کی نوبت ابھی نہیں آئی تھی، محلے کی بوڑھی خاتون جنہیں بقالی یونیورسٹی کے چانسلر فرید الدین بقائی ''دادی'' کہتے تھے سے قرآن پاک مکمل پڑھ چکے تھے۔ اور جب والد کا انتقال ہوا تو کسی نے ہاتھ پکڑ کر والد کی میت کی پائینتی کی طرف بٹھا دیا کہ قرآن کی تلاوت کرو۔ بعد میں خاندان کے ایک بزرگ دیکھ کر کہنے لگے! ارے اس بچے کو تو یہاں سے ہٹاؤ چار برس کی عمر میں یتیم ہونے کے بعد میری والدہ جو زیادہ پڑھی لکھی نہیں تھی، نے ہم پانچ بھائیوں کی تعلیم پر اس طرح توجہ دی کہ چار بھائی بیرون ملک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے واپس آئے۔ میرا تیسرا نمبر تھا۔ والد کے انتقال کی کچھ مدت بعد رشتے کے ایک کزن نے نزدیکی پرائمری اسکول میں داخل کر دیا۔ کفالت کا بیڑا والدہ نے اٹھایا گھر میں رہ کر مختلف چھوٹے موٹے کاموں کے ذریعے ذریعہ آمدن پیدا کیا۔ حالات بڑے عجیب وغریب تھے، باپ کا سایہ نہ ہونے کی وجہ سے غربت، تو دوسری جانب 1942ء میں ''انڈیا کوئیٹ مومنٹ'' میں حصہ لیتے ہوئے مختلف واقعات کا براہ راست مشاہدہ رہا۔ ایک طرح سے ملا جلا معاملہ تھا۔ سیاست کے جراثیم بھی تھے۔ آپ اس کو عاشقانہ مزاج بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ سلسلہ پاکستان کے آنے کے بعد بھی جاری رہا۔ جب مجھے پرائمری میں داخل کرایا تو اس وقت سے لے کر پاکستان آمد تک ہمیشہ فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ اس کے ساتھ تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ بچہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر فضا کو خوب گرمایا۔ قائداعظم کو نزدیک سے دیکھا انہیں پانی پلایا۔ شیر بلوچستان قاضی محمد عیسیٰ کے ساتھ ملاقات رہی نشست و برخاست کا موقع ملا کچھ شعور بیدار ہوا گھریلو حالات دیکھ کر خیال آیا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ اس کی ابتداء سائیکل کی دکان سے کی۔ یہاں کام کرنے کا معاوضہ مجھے آٹھ آنے روزانہ کی صورت میں ملتا تھا جو والدہ کے ہاتھ پر رکھ دیتا۔ اس وقت ان کی خوشی قابل دید ہوتی تھی۔

ان گرم وسرد حالات میں آنے والے دہلی کے رمضان بھی مجھے اب تک خوب یاد ہیں جہاں نماز مغرب کے فوراً بعد چاند دیکھنے کا غیر رسمی لیکن باقاعدہ اہتمام ہوتا تھا۔ جامع مسجد کی چھت پر توپ نصب تھی۔ شہادتیں موصول ہونے کے بعد فضا میں گولے داغے جاتے تھے۔ اس دور میں مخصوص اصطلاع ''توپ چھوٹنا'' کہتے تھے۔ یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد خاندان کے سارے کم عمر بچے بڑوں کو سلام کرنے ہر ایک کے پاس جاتے۔ یہ بڑی پختہ روایت تھی جواب پاکستان میں دکھائی نہیں دیتی۔ روز مرہ شیڈول میں ترامیم سحر و افظار کے علاوہ نمازوں کے اوقات کے حساب سے کی جاتی۔ تراویح کے بعد کہیں خوش گپیاں تو کہیں کھجلہ پھینی کی خرید وفروخت۔ مساجد سے آنے والے درود وسلام کی صدائیں ماحول کو مزید روح پرور بنا دیتیں۔ اور رات کے تیسرے پہر سحری کے لئے جگانے والے ڈھول اور نعتیہ اشعار کے ساتھ محلے میں آپہنچتے۔ ہر ایک اپنی گنجائش اور ذوق کے مطابق سحری کا اہتمام کرتا لیکن سویاں اور کھجلہ پھینی تقریباً ہر دستر خوان کی زینت بنتا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد کچھ اپنے کاموں پر روانہ پر ہوجاتے اور دیر سے معاشی مصروفیات کا آغاز کرنے والے بستر کی راہ دیکھتے۔ یا تلاوت کا اہتمام کرتے۔ کیا خوانچہ فروش کیا مالدار سب کی گہما گہمی اس وقت اپنے عروج پر پہنچ جاتی جب دن ڈھلنے لگتا اور وقت افطار نزدیک آنے لگتا۔ دہلی میں سارے ہی لوگ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ اس لئے بیشتر معاملات مشترکہ انداز میں انجام دیئے جاتے۔ اس وقت ہر گھر افطاری کی تیاری کے لئے کلی طور پر گھر پر انحصار کرتا۔ سوائے پھل کے تقریباً چیزیں گھر میں بنتیں۔ پھلکیاں، سفید چنے، چاٹ (اسے ہم کچالو کہتے تھے) اگر کوئی زیادہ اہتمام کرتا تو سموسے بنوالیتا۔ مہمانوں کی آمد پر مونگ کی دال کے دہی بڑے بھی بنتے تھے۔ مگر ایسا خال خال ہوتا۔ اور قاعدہ یہ تھا کہ کل افطار میں سے ایک حصہ لازماً مسجد میں بھیجا جاتا تھا۔ مولوی صاحب کیلئے تھوڑی خصوصیت ہو جایا کرتی تھی جو ہاتھ میں کھجور لے کر اذان دیتے اور روزہ افطار کرتے۔ یہ تو ہوا دہلی کا معاملہ۔ پاکستان پہنچے تو معلوم ہوا'' باہر سے بھی افطار آتا ہے۔

یکم جنوری 1948ء کو ہندوستان سے ہجرت کرکے براستہ لاہور، کراچی پہنچے۔ پہلا قیام ایک جاننے والے عزیز کے خیمے میں تھا۔ وہ بھی آدھا ہمارے حصہ میں آیا تھا جیکب لائن کے علاقے میں رہائش کے ساتھ میں نے ساتویں جماعت میں داخلہ لیا۔ زندگی کا سفر دھیرے دھیرے جاری رہا۔ اور انٹر مکمل کرکے 1953ء میں ڈاؤ میڈیکل کالج میں داخلہ لیا۔ اور 1958ء میں ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد 1960ء میں لندن چلا گیا۔ اس وقت قیام کے دوران مجھے رمضان کی آمد پر دہلی کے رمضان المبارک شدت سے یاد آئے۔ پردیس میں کسی چیز کا علم ہی نہیں ہوتا تھا۔ کچھ وقت گزرنے کے

Scanned with CamScanner
CamScanner

بعد پتا چلا کہ فلاں علاقے میں مسجد ہے اور فلاں مسجد میں عید کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ایک مرتبہ دلچسپ واقعہ بھی ہمارے ساتھ پیش آیا۔''ووکنگ'' کی مسجد میں نمازِ عید ادا کرنے گئے اور واپس لوٹے تو ساتھیوں نے پوچھا نماز عید کہاں ادا کی انہیں بتایا تو وہ حیرت سے کہنے لگے وہ تو قادیانیوں کی عبادت گاہ ہے میں بھی پریشان ہوگیا بے اختیار بچپن کی عیدیں یاد آنے لگیں خاص طور پر والد کے انتقال کے بعد پہلی عید تو اب تک نہیں بھلا سکا جب خاندان کے تمام مردوں نے طے کیا کہ ایک ساتھ نماز ادا کرنے جائیں گے۔آسانی کیلئے گروپ بنائے گئے۔ایک بڑے کے ساتھ گھر کا ایک چھوٹا فرد مخصوص ترتیب کے اس بٹوارے میں مجھے اپنے تایازاد بھائی کے ساتھ عید کی نماز ادا کرنے جانا تھا۔میں قبل از وقت تیار ہوگیا اور بھائی کو بھی جلد تیار ہونے کیلئے اصرار کرتا رہا۔اس وقت مجھے نہیں معلوم تھا کہ تایازاد بھائی عید کی نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن میری ضد دیکھی تو ایک جانب لے جا کر اپنے پروگرام کا انکشاف کیا اور ساتھ ہی تاکید کی کہ کسی سے تذکرہ مت کرنا۔میرے ہاتھ پر ایک روپیہ رکھا۔کہنے لگے۔شام میں کوئی چیز لے کر کھالینا۔تقریباً 5 برس انگلینڈ میں گزارنے کے دوران ایک وقت وہ آگیا تھا جب ہاسٹل وارڈن کو پتا چل گیا میں رمضان المبارک میں روزوں کا لازماً اہتمام کرتا ہوں اس لئے بغیر یاددہانی کے میٹرن بروقت سحری وافطار میرے کمرے میں پہنچاتی۔اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کو شامل کرکے اپنے طور پر ماحول تشکیل دیتے تھے۔65 کے اوائل میں جب پاکستان پہنچا تو پریکٹس میں کچھ ہی دن گزارنے کے بعد جنگ کی تیاری شروع ہوئی۔دفاعِ وطن کی خاطر میں نے نیوی کی میڈیکل کو جوائن کیا۔بحیثیت میجر زخمیوں کی مسیحائی کی۔تقریباً دو برس کے بعد کھاریاں چلا گیا اور وہاں سے ریلیز ہوکر کراچی آیا اور 69ء میں بقائی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔چھوٹے موٹے کاموں سے تعلیمی اخراجات پورا کرنے سے لے کر ایک یونیورسٹی کے قیام تک کی اگر کوئی دوسرا شخص تعبیر پیش کرے تو وہ ''سیلف میڈ'' کہتا ہے جبکہ میں اس کو گاڈ میڈ یعنی عطائے کریم سے منسوب کرتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

فیملی ممبرز جمعیت حکیمان (دہلی) U.S.A

جمیل احمد USA

جمعیت حکیمان (دہلی) کے فیملی ممبرز جو کہ امریکہ میں رہائش پذیر ہیں انہوں نے ایک پکنک کا اہتمام کیا جو کہ مورخہ یکم اگست 2009ء کو پین سلوانیا اسٹیٹ میں منعقد ہوئی اس تقریب میں تقریباً ڈیڑھ سو 150 افراد نے شرکت کی ان میں سے کئی فیملیز 400 سے 500 میل کا سفر طے کر کے پہنچیں یہ تقریب صبح 11 بجے شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہی اس تقریب کی آرگنائزنگ کمیٹی میں جناب ایاز احمد، روبینہ احمد، اقبال بقائی، نوید بقائی، کامران فریدی، جمیل شیخ اور نائلہ شیخ شامل ہیں۔

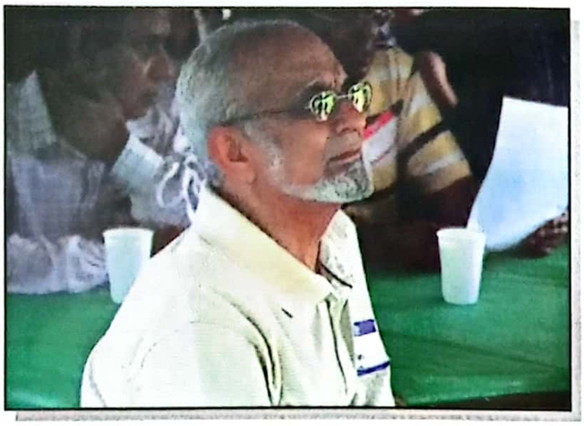

Scanned with CamScanner
CamScanner

مائدہ سلیم (واٹر پمپ)

سائنس لیب

دلچسپ معلومات

کار کا انجن چلنے سے جو زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے اسے ''کاربن مونا آکسائیڈ'' کہتے ہیں۔

دنیا کی اس واحد رنگین گیس کا نام ''کلورین'' ہے جو سبزی مائل زرد رنگ کی ہوتی ہے۔

جس کی مقدار سوئی گیس میں سب سے زیادہ ہوتی ہے اسے ''میتھین'' (Methane) کہتے ہیں۔

ہائیڈروجن (Hydrogen) اور ''کاربن مونا آسائیڈ (Carbonmonoxide) کے آمیزے (Mixture) کو واٹر گیس کہتے ہیں۔

کوئلہ (Coal) جلنے سے جو زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے اسے ''کاربن ڈائی آکسائیڈ'' (Carbondioxide) کہتے ہیں۔

جپسم (Coal) کو گرم کرنے سے جو پاؤڈر بنتا ہے اسے ''کاربن ڈائی آکسائیڈ'' (Carbonioxide) کہتے ہیں۔

جپسم (Gypsum) کو گرم کرنے سے جو پاؤڈر بنتا ہے اسے ''پلاسٹر آف پیرس'' (Plaster of Paris) کہتے ہیں۔

دنیا کی سب سے بھاری (Heavy) گیس کا نام ''ریڈون'' (Redon) ہے مادہ (Matter) کی چوتھی اقسام کو ''پلازما'' (Plasma) کہتے ہیں۔

ریڈون (Redon) گیس ہائیڈروجن (Hydrogen) سے ''111.5'' گنا زیادہ بھاری (Heavy) ہوتی ہے۔

ہیرا (Diamond) پگھل (Melt) نہیں سکتا ''جل'' سکتا ہے۔

شیشہ بنانے میں ''چونا''، ''ریت'' اور ''سوڈا'' استعمال ہوتا ہے۔

ہیرے (Diamond) میں سے سب سے زیادہ جو عنصر (Atom) پایا جاتا ہے اسے کاربن (Carbon) کہتے ہیں۔

جو گیس (Gas) چونے کے پانی کو دودھیا کر دیتی ہے اسے ''کاربن ڈائی آکسائیڈ'' (Carbondioxide) کہتے ہیں۔

سمندر کے پانی میں جو اہم دھات (Metal) پائی جاتی ہے اسے ''میگنیشیم'' (Magnisium) کہتے ہیں۔

دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی ترین دھات (Metal) ''پلاٹینم'' (Platinum) ہے۔

Scanned with CamScanner

اگر درخت نہ ہوتے

ہم کسی صحرا میں سفر کر رہے ہوں، بھوک اور تھکن سے برا حال ہو، دھوپ کی شدت سے ہمارے جسم تپ رہے ہوں۔ ایسے میں اچانک کوئی پھل دار درخت نظر آ جائے تو وہ ہمارے لیے نعمت سے کم نہیں ہوگا۔ اس کے سائے میں بیٹھ کر ہم دھوپ سے بچیں گے اور تازہ ہوا میں سانس لیں گے۔ اس کے پھلوں سے اپنی بھوک مٹائیں گے۔

سوچیں اگر نہ ہوتے تو کیا ہوتا بعض درختوں کے پھلوں سے ہم تیل حاصل کرتے ہیں۔ جن سے مزیدار کھانے پکاتے ہیں، یہی تیل ہم اپنے بالوں پر بھی لگاتے ہیں جس سے ہمارے بالوں کی نشونما ہوتی ہے جیسے سرسوں کا تیل، ناریل کا تیل اور زیتون کا تیل۔

اس کائنات کی ایک ایک چیز پر نظر ڈالیں تو کوئی بھی بے مقصد نظر نہیں آئے گی۔ درختوں کی لکڑی بطور ایندھن کام آتی ہے۔ ہماری پیارے پاکستان کی جنت، وادیٔ سوات کی آدھی خوبصورتی ان درختوں ہی کی بدولت ہے، جو جگہ جگہ آسمان سے باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ ہمارے بہت سے کھلونے لکڑی کے بنے ہوتے ہیں۔ یہی درخت ہماری حفظ صحت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان درختوں سے ہم فضائی آلودگی سے بچے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں، یہی درخت ہمیں سیلاب سے بچاتے ہیں اور ہمارے ملک کی معیشت کو مضبوط کرتے ہیں۔

یہ درخت ہم سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بہت فائدے ہیں اتنے فائدے کہ ہم گنتے گنتے تھک جائیں گے لیکن درختوں کے فائدے ختم نہیں ہونگے۔ لیکن ہم سب کو ایک بات سے بچنا چاہئے اور وہ یہ کہ ہمیں رات کے وقت درختوں کے پاس نہیں جانا چاہیے کیونکہ رات کے وقت درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں جو زہریلی ہوتی ہے لہٰذا ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

شوگر

ہر دم اداسی، چڑچڑا پن، تھکن سے چور
سولہ برس میں کیسا مقدر ہے دیکھئے
گھبرا کے اس کو لائے ہیں تشخیص کے لئے
بیٹے کو میرے عشق کی شوگر ہے دیکھئے

Scanned with CamScanner

محمد معہر عاطف (کراچی)

پھلوں کی قسمیں

یوں تو پھلوں کی بے شمار اقسام ہیں کچھ پھل درختوں پر لگتے ہیں اور کچھ بیلوں پر ہر موسم کا پھل جدا جدا ہوتا ہے لیکن کچھ پھل ایسے بھی ہیں۔ جو ہر رت ہر موسم میں پائے جاتے ہیں ان پھلوں کی چند مشہور اقسام ہیں صبر کا پھل محنت کا پھل رشوت اور خدمت کا پھل

۱۔صبر کا پھل: اس کے بارے میں کہا جاتا ہے میٹھا ہوتا ہے اس کا بیج بونے کے بعد ایک طویل مدت تک پھل لگنے کا انتظار کرنا پڑتا ہے اکثر یہ مدت انسانی زندگی سے بھی طویل ہوتی ہے۔ یوں یہ پھل دوسری دنیا میں جانے کے بعد ملنے کی توقع کی جاتی ہے۔

۲۔محنت کا پھل: سنا ہے محنت کا پھل ضرور ملتا ہے اور اس کے ملنے کے لئے اتنا انتظار بھی نہیں کرنا پڑتا یہ اور بات ہے کہ یہ پھل محنت کرنے والے کے بجائے کسی اور کے حصے میں آجائے ایک مثال ان پاکستانیوں کی ہے جو دوسرے ممالک میں رہتے ہیں۔ دن رات محنت مزدوری کرتے ہیں قیمتی زرِمبادلہ کماتے ہیں اور اپنی محنت کی یہ کمائی وطن کی محبت میں اپنے وطن کی فارن کرنسی اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں اور ایک دن اچانک حکومت محنت کے اس پھل کو توڑ کر کھا جاتی ہے۔

۳۔رشوت کا پھل: یہ وہ پھل ہے جو خوشی اور تہواروں پر نیز اپنے جائز اور ناجائز کام کروانے کے لیے صاحب اختیار و اقتدار لوگوں کی نظر کیا جاتا ہے۔

۴۔خدمت کا پھل: یہ پھل کھانے کے لئے نہ ہل چلانے کی ضرورت ہے نہ بیج بونے کی اور نہ ہی عام کھاد پانی وغیرہ کی یہ اس ہاتھ دے اور اس ہاتھ لے کے اصول پر دستیاب ہے۔ ذرا ادھر ادھر دیکھیے آپ کو کتنے ہی لوگ اس پھل سے فیض یاب ہوتے نظر آئیں گے اپنے صاحب کو خوش رکھیے اس کے لباس اور خوش ذوقی کی تعریف کرتے رہیے اس کے تمام فیصلوں کو سراہتے رہیے پھر دیکھئے کہ آپ کس طرح خدمت کے پھل سے محروم رہ سکتے ہیں۔

بجلی کا بل

(محمد سہیل)

بجلی چلی گئی ہے اندھیرا بھی ہوگیا اندھوں کی طرح ہاتھ چلانے سے جو ملا
کپڑوں کا کچھ پتا نہیں جوتا بھی کھوگیا بجلی کے بل کو دیکھ کے پاگل سا ہوگیا

شب برآت کا سچا واقعہ

نمرہ ارشد (نارتھ کراچی)

بچو! جو بات آپ کو بتا رہی ہوں، وہ آج سے تین سال قبل کی بات ہے۔ یہ سچا واقعہ ہے۔ شب برآت کو ہمارے محلے کے کچھ بچے پٹاخے اور پھلجھڑیاں وغیرہ جلا رہے تھے، سب بچے ان مستیوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ ان میں ایک ''ولی'' نام کا لڑکا جو میرے بھائی کا دوست ہے۔ وہ بھی وہاں پٹاخے جلا رہا تھا۔ سب بچوں کے پٹاخے جل رہے تھے۔ وہ سمجھا اس کا پٹاخہ خراب ہے۔ وہ آگے بڑھ کر اسے دیکھنے لگا کہ اچانک زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔ اور اس کی آنکھ زخمی ہوگئی۔ پوری گلی میں کہرام مچ گیا، اس کے گھر والے اس کو اسپتال لے گئے۔ کچھ دنوں تک وہ اسپتال میں رہا لیکن اس کی آنکھ پہلے جیسی نہ رہی، اس شیطانی کھیل نے اسے بینائی سے محروم کر دیا۔ اب جب بھی ولی ہمارے سامنے آتا ہے تو ہمیں یہ بات یاد آجاتی ہے۔ بچو! آپ میری یہ بات صرف ایک کہانی سمجھ کر نہ بھولیں، بلکہ اس بات کو یاد رکھئے اور عہد کریں کہ اس شب برآت کو پٹاخے اور پھلجھڑیاں نہ چلائیں گے بلکہ مقدس رات عبادت میں گزاریں گے۔

(حافظ محمد سمیر سہیل)

کاہل لوگ

ایک بستی میں بہت سے کاہل لوگ رہتے تھے ان سب نے مل کر ایک یونین بنائی اور اپنا ایک صدر منتخب کرلیا۔ ایک دن صدر صاحب بہت تیزی کے ساتھ ایک چوک سے گزرے۔

وہاں موجود یونین کا ایک ممبر انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ صدر صاحب اتنی تیزی کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اس نے فوراً اجلاس طلب کرلیا اور صدر سے پوچھا آپ صدر تو کاہل یونین کے ہیں اور رفتار اتنی تیز کیا آپ سے عہدہ واپس لیا جائے صدر صاحب نے کہا۔ میں حسب معمول سست رفتاری سے ہی جا رہا تھا مگر اچانک میرے سامنے گڑھا آگیا۔ میرا پاؤں غلطی سے بریک کے بجائے ایکسیلیٹر پر آگیا میں نے سوچا اب جبکہ پاؤں ایکسیلیٹر پر آگیا تو وہاں سے اسے کون ہٹائے۔

نمرہ ارشد (نارتھ کراچی)

بچائے خدا اس برے کھیل سے

کسی گھر میں جلنے لگی پھلجھڑی
چمکنے لگی روشنی کی لڑی
کسی چھت سے راکٹ کو چھوڑا گیا
بڑی دور تک اس کا شعلہ گیا
اناروں سے روشن ہے کوئی گلی
مٹک کر وہ دیکھو چھچھوندر چلی
کہیں تو پٹاخوں کی آواز ہے
کہیں سے جہازوں کی پرواز ہے
رگڑتے ہیں بچے جو پٹ پچنے
تو لگتی ہیں چنگاریاں چھوٹنے
محلوں میں کوچوں میں کیا شور ہے
زمیں ہو فلک آگ کا زور ہے
کسی گھر کو یہ آگ دہکا گئی
کئی ہنستے چہروں کو یہ کھا گئی
بچائے خدا اس برے کھیل سے
یہ شیطان مردود کے کھیل سے

مائدہ سلیم (واٹر پمپ)

عظیم استاد، عظیم شاگرد

سکندر اعظم: (پیدائش 323ق م، وفات 356ق م)

سکندر دور قدیم کا نامی گرامی فاتح تھا جو مقدونیہ کے دارالحکومت پیلا (Pella) میں پیدا ہوا اس کا باپ "شاہ فلپ دوم آف مقدونیہ" تھا، سکندر اپنے باپ کی موت کے بعد محض 26 برس کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے دور میں عظیم جنگیں لڑیں اور فاتح کہلایا بد قسمتی سے صرف 33 سال جی سکا اور بیماری کی حالت میں وفات پا گیا۔

بڑے لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح اس کی فتوحات کی رفتار تھی اگر وہ کچھ سال اور زندہ رہتا تو ممکن تھا کہ پوری دنیا پر حکومت کرتا سکندر اعظم کا استاد قدیم دور کا عظیم فلسفی اور سائنس دان "ارسطو" تھا۔

ارسطو: (پیدائش 322ق م، وفات 384ق م)

ارسطو قدیم دور کا عظیم ترین فلسفی اور سائنس دان تھا، یہ بھی مقدونیہ کے ایک قصبے "اسٹاگرا" (Stragra) میں پیدا ہوا، 17 برس کی عمر میں علم حاصل کرنے کے لئے "افلاطون" کے مکتب میں چلا گیا، جو ایتھنز (Aethinz) میں واقع تھا اور اس کی موت تک وہاں رہا۔

اس نے فلکیات، حیوانیات، جغرافیہ، ارضیات، علم تشریح الاعضاء (Anatomy) نفسیات، علم الابدان (Physiology) اور قدیم یونان کے تمام مروجہ علوم پر لکھا۔ اس کا سب سے مشہور شاگرد "سکندر اعظم" تھا۔

افلاطون: (پیدائش 347ق م، وفات 429ق م)

افلاطون ایک قدیم یونانی فلسفی تھا جو ایتھنز (Aethinz) کے ایک ممتاز گھرانے میں پیدا ہوا، نوعمری میں ہی اس کی شناسائی مشہور فلسفی "سقراط" سے ہوگئی، جو اس کا دوست اور بعد میں استاد بن گیا۔

اس نے تقریباً 36 کتب تحریر کیں جن میں سے بیشتر سیاسی اور اخلاقی مسائل پر تھیں۔ تاہم، اس نے مابعد الطبیعات اور دینیات پر بھی لکھا، اس کی مشہور کتاب "مکالماتِ افلاطون" کا شمار آج تک کلاسیکی کتابوں میں ہوتا ہے اس نے ایتھنز

Scanned with CamScanner
CamScanner

(Aethinz) میں اپنی اکیڈمی قائم کی جس کے دروازے پر یہ عبارت کندہ تھی ''جسے جیومیٹری (Geometery) نہ آتی ہو وہ میری چھت تلے نہ آئے'' اس کا سب سے مشہور شاگرد ''ارسطو'' تھا۔

سقراط: (پیدائش 347ق م، وفات 469ق م)

سقراط قدیم دور کا عظیم یونانی فلسفی تھا اس نے بھی فلسفے کی بے شمار کتابیں لکھیں۔ اس کی دوستی ''افلاطون'' سے ہوگئی اور بعد میں اسے اپنا شاگرد بنالیا، جسے اس کا مشہور ترین شاگرد اور فلسفی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

سقراط کا کہتا تھا ''علم صداقت (حق) کے ہم معنی ہے۔ اپنی ذات میں نیکی ہے، برائی اور جھوٹ فقدان علم (علم کی کمی) ہی کی پیداوار ہیں۔

اسے بغاوت کے الزام میں 399ق م میں زہر کا پیالہ دے کر مار دیا گیا۔

موت کا ذائقہ

(ماہ نور سہیل سفیہ سہیل)

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا
  آپ ہمیشہ تازہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں
- کبھی کسی پرانے مردوں کو زندہ کر کے دکھائیں
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سام بن نوح کو زندہ
  کیا جب وہ قبر سے اٹھ کھڑے ہوئے تو سر اور ڈارھی کے بال سفید تھے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا
- یہ سفیدی کیسی ہے
  سام بن نوح نے جواب دیا
- میں سمجھا قیامت آ گئی ہے اس خوف سے بال سفید پڑ گئے
  آپ نے پوچھا آپ کا انتقال کب ہوا
- انہوں نے جواب دیا چار ہزار سال پہلے لیکن
  موت کا ذائقہ ابھی ختم نہیں ہوا۔

Scanned with CamScanner

(عمارہ سلیم۔واٹر پمپ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

عظیم شخص

سکندر اعظم یورپ میں پیدا ہوا۔ایشیا میں مرا اور افریقہ میں دفن ہوا۔

ملک اور شہر

پاکستان اور سعودی عرب، دونوں میں چار چار صوبے ہیں۔

ناروے میں آدھی رات کو بھی سورج چمکتے ہیں۔

سب سے بڑا اسکول ''شکاگو'' میں ہے۔

سب سے بڑا جزیرہ ''گرین لینڈ'' ہے۔

نہروں کا شہر ''وینس'' کو کہا جاتا ہے۔

مسجدوں کا شہر ''ڈھاکہ'' کہا جاتا ہے۔

''پنگولین'' وہ جانور ہے جس سے شیر بھی ڈرتا ہے۔

''اسٹار فش مچھلی'' کے ہر ایک بازو کے اگلے حصے پر ایک آنکھ ہوتی ہے۔

''بندر'' کے دو دماغ ہوتے ہیں۔

کرکٹ کی ابتداء برطانیہ سے ہوئی۔

شطرنج کا آغاز ہندوستان سے ہوا۔

کیرم بورڈ کی ابتداء پیرس سے ہوئی۔

باکسنگ کا آغاز مصر سے ہوا۔

ہنسو اور ہنساؤ

ایک پٹھان کی اماں بیمار ہوگئیں، وہ ڈاکٹر کے پاس گیا ڈاکٹر نے کہا اماں کے ٹیسٹ ہونگے، پٹھان نے کہا! ڈاکٹر اماں کی عمر بہت ہے ٹیسٹ نہیں 20,20 کروالیں۔

Scanned with CamScanner

صحت اور صفائی

محمد طلحہ

کہتے ہیں ''تندرستی ہزار نعمت ہے''۔ جو بیمار نہ ہو اسے صحت مند کہتے ہیں۔ تندرست انسان محنت سے کام کر سکتا ہے۔ خوش رہتا اور دوسروں کو خوش رکھ سکتا ہے۔ سب کے کام آسکتا ہے۔ اچھی طرح سے کھیل کود سکتا ہے اور ساتھ ہی پڑھائی میں شاندار کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ تندرست رہنے کے لئے ورزش کرنا، صبح کی سیر کرنا، صاف اور تازہ غذا کھانا اور صفائی ستھرائی کا بہت خیال رکھنا ضروری ہے۔ صاف ستھرا رہنے کیلئے روزانہ نہانا، دانت اور ناخن صاف رکھنا اور لباس کا صاف ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمیشہ سادہ اور تازہ غذا کھانا خاص طور پر سبزیاں اچھی صحت کے لئے مفید ہیں۔ اپنے گھر، محلے اور اسکول کی صفائی کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ ''صفائی نصف ایمان ہے''۔

شہر کے حالات سے متاثر ہو کر

محمد عدیل

میں نے کہا کہ شہر کے حق میں دعا کرو
اُس نے کہاں کہ بات غلط مت کیا کرو

میں نے کہاں کہ رات سے بجلی بھی بند ہے
اُس نے کہا کہ ہاتھ سے پنکھا جھلا کرو

میں نے کہا کہ شہر میں پانی کا قحط ہے
اُس نے کہا پیپسی کولا پیا کرو

میں نے کہا کہ کار ڈکیتوں نے چھین لی
اُس نے کہا اچھا ہے پیدل چلا کرو

میں نے کہا کہ کام ہے کوئی نہ کاروبار
اُس نے کہاں کہ شاعری پر اکتفا کرو

میں نے کہا کہ سو 100 کی بھی گنتی نہیں ہے یاد
اُس نے کہا رات کو تارے گنا کرو

میں نے کہا کہ ہے مجھے کرسی کی آرزو
اُس نے کہا کہ آیت الکرسی پڑھا کرو

میں نے کہا کہ چلنا بھی مشکل ہے آج کل
اُس نے کہا کہ چوڑی سڑک پر چلا کرو

ہر بات پر جو کہتا رہا میں ''بجا! بجا!''
اُس نے کہا کہ یوں ہی مسلسل بجا کرو

Scanned with CamScanner
CamScanner

افشین نجم الدین (ناتھ کراچی)

رشتے

زندگی میں اکثر ایسے رشتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ہمارے لئے زندگی کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں، بس وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہمارے وہم وگمان سے دور کہیں نہ کہیں ہماری چاہت کے منتظر ہوتے ہیں اور جیسے ہی ہماری چاہت کی نظر ان پر پڑتی ہے۔ یہ اپنی تمام تر خواہشوں اور چاہتوں کے ساتھ ہمارا ہاتھ تھامنے کے لئے ہمیں ایک مضبوط رشتے میں باندھ دیتے ہیں۔ بعض اوقات یہ رشتے اتنے مضبوط ہو جاتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں توڑ نہیں پاتی۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ اپنی جگہ ایک مضبوط دیوار کی طرح قائم رہتے ہیں۔ صرف ایک چیز کی کمی اس مضبوط دیوار میں دراڑ پیدا کر دیتی ہے اور وہ ہے اعتبار۔

اگر اعتبار نہ ہو تو سارے رشتے اپنی اپنائیت کھو دیتے ہیں۔ محبت، چاہت، وفاداری سب رشتوں کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔

میرے خیال میں اگر کسی بھی رشتے میں اعتبار نہ ہو تو اس رشتے کے کوئی معنی نہیں بنتے۔

بھاری بستہ

نونہالان وطن قوم کے معمار ہیں ہم
پشت دُہری ہے جو پڑھنے کے سزا وار ہیں ہم

ملک اور قوم کے خاطر میں صبح اور شام کروں
اپنے اجداد کا روشن ذرا کچھ نام کروں

بھاری بستہ کے تلے ایسے جو دب جاؤنگا
قوم کا بوجھ میں کس طرح اُٹھا پاؤنگا

سوچتا سب ہوں پر جاتی ہے جو بستہ پر نظر
ہوش اُڑ جاتے ہیں ہو جاتی ہے خم دار کمر

خواب آنکھوں میں ہیں بن جاؤں میں ایسا گوہر
سائنس اور ٹیکنالوجی کے دکھاؤں جوہر

میں گدھا تو نہیں معصوم سا بچہ ہی ہوں
عزم پختہ پر توانائی میں کچا ہی ہوں

آئیں ہر سمت بہاریں کلی دل کی کھل جائے
بھاری بستہ سے اگر مجھ کو رہائی مل جائے

Scanned with CamScanner

موبائیلیریا

نوشین نجم الدین (نارتھ کراچی)

ارے آپ حیران ہیں کہ موبائیلیریا یا کس مرض کا نام ہے؟ افسوس آپ کو ابھی تک اس مرض کا نہیں پتا لیکن میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ آپ بھی اس مرض میں ضرور بتلا ہوں گے کیونکہ یہ بیماری آج کل بہت عام ہے۔ جی ہاں آپ ٹھیک پہنچانے کہ موبائیلیریا، موبائل سے لاحق ہونے والی بیماری ہے۔

موبائیلیریا بھی ملیریا ہی کی برادری سے تعلق رکھتا ہے لیکن ملیریا کے اثرات وقتی ہوتے ہیں جبکہ موبائیلیریا ایک لاعلاج مرض ہے۔ یہ مرض ایک عدد ہینڈسم سے موبائل اور پیکجز والی سم سے پھیلتا ہے۔ اس بیماری کا حملہ کسی بھی علاقے یا طبقے سے تعلق رکھنے والے کسی بھی عمر کے فرد پر ہو سکتا ہے۔ لیکن مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس بیماری کی شرح ہماری نوجوان نسل میں نسبتاً زیادہ ہے۔

احتیاطی تدابیر

اس بیماری کے اثرات بد سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کے اور بیویاں اپنے شوہروں کے ان بکس، آوٹ باکس اور کال رجسٹر باقاعدگی سے چیک کریں۔

انسانیت کے دشمن

ماہا ارشد (نارتھ کراچی)

انسانیت کے خوابوں میں
چند درندے بستے ہے
مسجدوں میں گھستے ہیں،
بم دھماکے کرتے ہیں،
بہانا خون مسلم کا
کھیل وہ سمجھتے ہیں،
انسانیت کے خون سے وہ

ہاتھ اپنے رنگتے ہیں،
دہشتوں کے شعلوں میں
دیس میرا جلتا ہے
میری مائیں روتی ہیں
میرے گھر اُجڑتے ہیں
وہ درندے جو بھی ہیں
وہ بشر کے دشمن ہیں

بھیڑیوں سے بدتر ہیں۔
بے حیاؤں کا لشکر ہیں
لڑنا ان درندوں سے
فرض عین اوّل ہے
سیکڑوں دفعہ ان کو
قتل کرنا واجب ہے

Scanned with CamScanner
CamScanner

محمد عدیل

کچھ باتیں

۱۔ کسی کو نیک مشورہ دینا اس کی بہترین مدد ہے۔

۲۔ انسان کی سچی بڑائی لوگوں کے دماغوں سے زیادہ دلوں پر اثر کرتی ہے۔

۳۔ مشکلات سے گھبرانے والوں کو زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں۔

۴۔ خوش رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کو اپنی خوشی میں شریک کیا جائے۔

۵۔ مجھ میں اگر انسانیت کی کوئی رمق ہے۔ تو وہ میری ماں کی وجہ سے ہے۔

۶۔ محبت صرف دل کی آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔

۷۔ کسی کا وقت ضائع کرنا اس کی کوئی قیمتی چیز چرانے کے برابر ہے۔

۸۔ سادگی اور کفایت شعاری میں سکون ہے۔

۹۔ انسان کام ایسا کر کے جائے کہ مر کر بھی اسکا نام زندہ رہیں۔

۱۰۔ اپنی ذات کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دینے والے سکون سے نہیں رہتے۔

۱۱۔ دل جیتنے والا کوئی تحفہ مسکراہٹ کے برابر نہیں ہوسکتا۔

۱۲۔ عمدہ گفتگو کرنے والے وہ ہوتے ہیں۔ جو یہ جانتے ہیں کہ کسی وقت خاموش ہو جانا چاہیے۔

سال بھر میں

نہ جانے کیا ہوا سال بھر میں
دیا روشن کہ مدھم ہوگیا ہے
ہمیں معلوم ہے کہ اتنا اک سال
ہماری عمر سے کم ہوگیا ہے

خوبصورت باتیں

اچھا دوست پانے کیلئے خود ایک اچھا دوست بنو۔

اچھا دوست خدا کا دیا ہوا ایک بہترین تحفہ ہے۔

ہر نئی چیز اچھی لگتی ہے لیکن دوستی جتنی پرانی ہو اتنی اچھی لگتی ہے۔

وفادار دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کی مدد اس وقت کرتا ہے جب سب ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔

دوستی گلاب کا پھول ہے، جس کے ساتھ کوئی کانٹا نہیں ہے۔

دولت کی حفاظت ہم کرتے ہیں جب کہ ہماری حفاظت علم کرتا ہے۔

وحشت اور درندگی دور کرنے کا بہترین ذریعہ علم ہے۔

زندگی خدا کی نعمت ہے اسے دوسروں کے لئے وقف کردو۔

اگر تمہیں زندگی سے محبت ہے تو دوسروں سے محبت کرو۔

زندگی ایک شمع ہے جو ہواؤں میں رکھ دی گئی ہے۔

زندگی ایک دھوکہ ہے جسے بار بار کھانے کو جی کرتا ہے۔

دل میں کینہ نہ رکھو اس سے روح داغدار ہوتی ہے۔

انسان عجیب مخلوق ہے وہ مذہب کی خاطر جھگڑے گا اس کیلئے جنگ کرے گا، حتی کہ جان بھی دے دے گا لیکن اس کے مطابق زندگی نہیں گزارے گا۔

مذہب ایک راستہ ہے جو امن وروشنی کی طرف جاتا ہے۔

نیکی کرنے سے انسان کی عمر بڑھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ماننے کے بعد بہترین دانائی انسانوں سے محبت کرنا ہے۔

اس دن پر رونا چاہئے جو بغیر نیکی کے گزر گیا۔